بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرت ایوب احمدیت حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد۔حصہ سوئم

آپ نے خاکسار چوہدری غلام احمد کو 1961ء سے لیکر اپنے وصال تک تقریباً 433 خطوط رقم فرمائے جو کہ کسی قدر آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرتے ہیں۔ان خطوط سے اہم اقتباسات جو کہ علمی، تربیتی ،قرآن پاک کی تفسیر ،بعض تاریخی اُمور،آپ پروارد ابتلاء حالات ،آپ کے رویا،کشوف اورالہامات نیز خاکسار سے خوشنودی اور حسن ظنی پر مشتمل ہیں جوایک ڈائری کی شکل میں خط کے نمبر اور سن تحریر کے حوالے سے درج ذیل ہیں۔ انشاءاللہ قاری کیلئے اسکا مطالعہ آپ کی شخصیت کو سمجھنے کیلئے مفید ہوگا۔ (چوہدری غلام احمد)

آپ کی تقریر ’’زندہ کتاب اور زندہ رسول‘‘ کی اشاعت پر حوصلہ افزائی

خط نمبر 2: 1961ء

’’اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ساتھ کام کرنے والوں کو جزائے خیر دے کہ آپ نے بہت محنت سے کام کیا ہے اور جس مقصد کیلئے اس مضمون کی اشاعت کررہے ہیں اس میں بامراد کرے دین و دنیا کی برکت سے حصہ دے۔ صحت عطا فرمائے روحانی بھی اور جسمانی بھی۔ آمین‘‘۔

صدر خدام الاحمدیہ منتخب ہونے پر مبارکباد کا جواب

خط نمبر 3: 1962ء

’’میرے صدر مقرر کئے جانے پر جن جذبات نیک کا اظہار کیا ہے میں اس کیلئے ممنون ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تذلل اور انکسار کے ساتھ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ تنظیمی کام بعض اوقات انسان کو اصل مقصد یعنی اصلاح نفس سے دور کردیتے ہیں اور بعض اوقات یہ مناصب غرور اور تکبر پیدا کرکے

خدا سے دور کر دیتے ہیں سو میرے لئے دعا کریں (اور میں آپ کیلئے دعا کروں گا) کہ اللہ مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اسکی معیت اور نصرت مجھے حاصل ہو جائے میرے کام اس کی عظمت اور جلال کیلئے ہوں نہ کہ ذاتی بڑائی کیلئے اور یہ بھی دعا کریں کہ مجھے اسکے رسول پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع کی توفیق مل جائے''۔

ایک خواب کا ذکر

خط نمبر 5: 1963ء

''چند روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ چند منی آرڈر میرے نام آئے ہیں اور کل ہی میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس خواب کو ظاہرا شکل میں بھی پورا کر دے سو آپ کا منی آرڈر ملا فالحمد للہ علیٰ ذالک''۔

اظہار حسن ظنی اور حوصلہ افزائی

خط نمبر 6: 1963ء

''آپ کا محبت بھرا خط ملا اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعلق کی جو آپ اس حقیر ناچیز سے محض للہ رکھتے ہیں جزائے خیر دے اور دین و دنیا کی برکات سے آپ کا گھر بھر دے اور آپ کو اپنے ہاتھ سے پاک کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے عزیز من مسیح موعود کی جماعت کو آپ جیسے مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے اسلئے دن رات اپنا محاسبہ کرنے اور بہتر سے بہتر اخلاق اور روحانی حالت پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوں میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا اور ہمیشہ ہی کرتا ہوں اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ فی امان اللہ والسلام''۔

وہ محبت قابل قدر ہے جو محض للہ ہو

خط نمبر 7: 1963ء

''میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر چیز محبت ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو کیونکہ ذاتی محبت تو صرف اسی پاک ذات سے ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں اس محبت کی جو اس نے مجھ ناچیز کے

متعلق بعض دلوں میں اپنے فضل سے پیدا کردی ہے قدر کرنے والا بنوں''۔

اجتماع خدام الاحمدیہ 1963ء کی کامیابی دعاؤں کا ثمر

خط نمبر 12: 1963ء

''ہمارا یہ اجتماع غیر معمولی برکات کا حامل تھا۔ جو محض اللہ کے فضل اور ایک ناچیز اور حقیر اور کم مایہ عاجز کی دعاؤں کے نتیجہ میں خداوند رحیم ورحمٰن کی نصرت سے ہوا میں تو کسی لحاظ سے بھی کچھ نہیں نہ کوئی انتظامی اور قائدانہ صلاحیتیں رکھتا ہوں ہاں دعا پر یقین ہے اور دعا کرتا رہتا ہوں اس اجتماع کی کامیابی محض دعاؤں کے نتیجہ میں تھی''۔

خاکسار سے حسنِ ظنی

خط نمبر 13: 1963ء

''آپ کی محبت اور خلوص میرے دل پر بہت اثر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی میں دعا کرنے لگتا ہوں آپ کا نام ضرور مجھے یاد آجاتا ہے''۔

خاکسار نے ایک مبشر رویا تحریر کیا تو فرمایا

خط نمبر 14: 1963ء

''مجھے بھی الہاماً اطلاع دی گئی ہے کہ۔ **اک نشان دکھلائے گا وہ آج سے کچھ دن کے بعد**''۔

اظہارِ حسن ظن

خط نمبر 16: 1964ء

''آپ کا خلوص اور محبت مجھے شرمندہ کرتی ہے میں بھی اسکے بدلہ میں آپ کیلئے بہت دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے''۔

دو رویا کا بیان

خط نمبر 17: 1964ء

''میں نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا قبول فرما کر مجھے اس کرب سے نجات دے گا اور تعبیر کی کتابوں میں اسکی تعبیر یہ ہے کہ جو ایسا خواب دیکھے اسے غیر معمولی تقویٰ اور نیکی کا حامل بیٹا دیا جاتا ہے خدا کرے دونوں ہی تعبیریں ٹھیک ہوں''۔

''ایک اور بھی خواب دیکھا ہے۔ دیکھا کہ میں ایک پاخانہ میں قضائے حاجت کیلئے گیا ہوں مگر ابھی بیٹھا نہیں کہ ایک لڑکا درخواست لیکر آجاتا ہے میں اسے ملامت کرتا ہوں کہ یہ کونسا موقعہ تھا مگر وہ ٹلتا نہیں اتنی دیر میں اور لوگ جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ہزاروں کا مجمع ہو جاتا ہے ساتھ ہی ایک بڑی چار دیواری ہے یکدم اُس کے بھی دروازے کھل جاتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ وہاں بھی ہزاروں ہزار لوگ بیٹھے ہیں اور سب میری طرف دیکھ رہے ہیں اور میرے ہی منتظر ہیں میں حیران ہوں کہ اب کیا کروں یکدم نظارہ بدل جاتا ہے ایک اور مجلس ہے جہاں مجھے ایک کاغذ دیا جاتا ہے جس میں جماعت کیلئے ایک بڑی غم کی خبر ہے رقت کے جوش میں میں سجدہ میں گر جاتا ہوں اُسی حالت میں الہام کے طور پر دل میں یہ آیت لنو لینك قبلةً ترضا ھا ڈالے جاتے ہیں''۔

ترقی نہ کرنا بھی سستی ہے

خط نمبر 19: 1964ء

''میرے نزدیک ترقی نہ کرنا بھی سستی ہے کیونکہ خدا کا قانون ایسا ہے کہ کوئی چیز ساکن نہیں رہتی اگر آگے نہیں بڑھے گی تو پیچھے ہٹے گی آپ جیسے نیکی کا شوق رکھنے والے نوجوانوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہونی چاہیے مجھے خود آپ کے متعلق بھی پریشانی رہی کیونکہ مجھے آپ سے حسن ظن اور محبت ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ نیکی میں ترقی کریں گے اور انشاءاللہ العزیز زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا آپ کو موقع ملتا رہے گا''۔

نازک دوراور صبر کی تلقین

خط نمبر 21: 1964ء

''یہ بھی عرض کروں گا کہ جماعت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے بڑے خوف کا احتیاط کا نہایت دردمندی پیدا کرنے کا موقع ہے کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیے جس سے خدانخواستہ اتحاد میں فرق آئے اصل چیز جماعت اور جماعت کا مفاد اور جماعت کا اتحاد ہے افراد ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض لوگوں کے رویہ اور بعض اعلانات کی وجہ سے بے چینی ہے تاہم صبر سے کام لینا چاہیے ہمارا خدا بڑی قدرتوں والا ہے اس پر بھروسہ کرنا چاہیے اس کی مرضی جس رنگ میں بھی ظاہر ہو اُسے قبول کرنا چاہیے خواہ ہم پسند کریں یا نہ کریں اسی میں خیر ہے اسی میں ساری برکت ہے''۔

دعا کی قبولیت کے اوقات اور جذب فیضان کی قابلیت

خط نمبر 22: 1964ء

''آپ کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کے کام سے فراغت کی درخواست موصول ہوئی ہے۔ میرے نزدیک آپ کا عذر صحیح نہیں۔ اور سلسلہ کی ہمدردی اور خود آپ کی ہمدردی کا تقاضہ ہے کہ میں یہ درخواست رد کر دوں آپ اس وقت کوئی کام نہیں کر رہے اگر یہ تھوڑا بہت کام بھی چھوڑ دینگے تو اس کا ذہن پر برا اثر پڑے گا اور بیماری بڑھ جائے گی میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ آپ کام میں مشغول رہیں یہی آپ کا علاج ہے لیکن نصیحت پر کون عمل کرتا ہے۔ ۔۔ ۔۔۔۔۔۔ میں آپ کیلئے بہت دعا کرتا ہوں دعا کی قبولیت کے اوقات ہوتے ہیں اور انسان کے اپنے جذب فیضان کی قابلیت کا بھی اس میں دخل ہوتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جاری کرنے کیلئے بعض کوششوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے

خط نمبر 26: 1964ء

''آپ نے اپنے خواب کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو اپنے لئے جاری کرنے کے لئے بعض کوششوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے علم قرآن بہت بڑی دولت ہے اور خدا کے فضل اور رحم سے حاصل ہوتا ہے مگر اس کو جذب کرنے کیلئے محنت اور دلسوزی ضروری ہے اول یہ بات یاد رہے کہ اصل میں علم قرآن کا معلم اللہ ہے۔ اسلئے اس سے محبت و

اخلاص کا جتنا مضبوط تعلق ہوگا اتنا ہی دل علوم قرآن کیلئے کھلتا جائے گا اور سینہ میں وسعت ہوگی لا یمسہ الا المطہرون"۔

مشکلات اور مخالف حالات میں بھی خدمت دین جاری رکھنی چاہیے

خط نمبر 27: 1964ء

"آپ جانتے ہیں کہ مجھے آپ سے دلی تعلق ہے اور اگر چہ یہ تعلق بھی محض للہ ہے پھر بھی چونکہ اس میں ذاتی رجحان کا شائبہ شامل ہونے کا ڈر ہے اور میرا یہ طریق ہے کہ میں جماعتی کام میں ذاتی تعلق کو اثر انداز ہونے دینا کسی صورت میں پسند نہیں کرتا بلکہ جن سے زیادہ تعلق ہوتا ہے جماعتی کاموں میں ان سے زیادہ مواخذہ کرتا ہوں اسلئے مجھے اظہار افسوس اور ناراضگی کرنا پڑا مجھے آپ کے اخلاص اور نیت اور دین کی ہمدردی میں ہرگز شبہ نہیں تاہم اس بات کی شکایت ضرور ہے کہ آپ مشکلات کے مقابلہ پر سپر انداز ہوگئے اور جرأت سے مخالفانہ حالات میں اپنا راستہ نکال کر خدمت دین کو اور اپنی مجلس کو اعلیٰ پیمانہ پر کام کراتے رہنے کو جاری نہ رکھ سکے"۔

1965ء میں جب خاکسار نے اپنی پہلی ملازمت کا آغاز کیا تو نصیحتاً فرمایا

خط نمبر 31 :1965ء

"آپ میں rigidity زیادہ ہے Elasticity ہونی چاہیے اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنے اصول قربان کردے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان مصلحت اور حکمت اور فائدہ کی خاطر اپنے رجحان طبع کو قربان کردے اصول حقہ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں ان کو قربان کرنا شرک ہے اور رجحان طبع نفس سے نکلتا ہے اس کو قربان کرنا تذلل اور انکسار ہے جو صفت محمودہ ہے"۔

حالات اور تفکرات

خط نمبر 36: 1965ء

"یہاں پر گرمی کی شدت کی وجہ سے شدید ضعف اور دل پر بوجھ ہے بعض اوقات تو زندگی کی

طرف سے مایوس ہو جاتا ہوں دعا کریں اللہ تعالیٰ تازندگی اسلام پر قائم رکھے اور ایمان پر موت دے تفکرات اتنے ہیں اور اس قسم کے حالات سے گزر رہا ہوں کہ میرے مولا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ دل پر کیا گزرتی ہے''۔

ملازمت میں تبدیلی چاہنے پر مشورہ

خط نمبر 37: 1965ء

''آپ نے ملازمت کیلئے مشورہ مانگا ہے۔ میں تبدیلی کو پسند نہیں کرتا اس سے بعض اوقات کردار میں نقص پیدا ہو جاتا ہے چوہدری۔۔۔۔نے وعدہ کیا تھا چند ماہ انتظار کا مشورہ دیتا ہوں استخارہ بھی کر لیں''۔

اظہار خوشنودی اور حسن ظنی

خط نمبر 37: 1965ء

''آپ کا خط پا کر خوشی ہوتی ہے میرا دل آپ سے خوش ہے میرا خدا آپ سے خوش ہو میں جانتا ہوں کہ آپ محض للہ نا چیز سے محبت کرتے ہیں اور انشاء اللہ یہ محبت ضائع نہیں جائے گی تاہم چونکہ پچھلے دنوں میں نے کچھ کمی دیکھی تو از راہ نصیحت اور آپ کے فائدہ کیلئے تا کہ آپ زیادہ دعائیں حاصل کر سکیں توجہ دلائی''۔

خط نمبر 40: 1966ء

'' پچھلے سال یہ الفاظ قرآنی۔

جاعل اللذین اتبحوك فوق اللذین كفروا الہام ہوئے''۔

اظہار حسن ظنی اور دعائیں

خط نمبر 40: 1966ء

''آپ کا خط ملا میں آپ کو یاد کر ہی رہا تھا کبھی کبھی خط لکھتے رہا کریں۔ آپ کے خط سے تسلی ہوتی ہے دنیا میں باوفا اور با اخلاص تھوڑے ہی ہیں جو چند ایک ہیں اللہ ان کی پناہ ہو اور دوسروں کو بھی باوفا اور با اخلاص

بنائے اور اپنی محبت کی دولت سے مالا مال کرے ان لوگوں میں شامل فرمائے جو اسکے نبیؐ کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور قرآن کی تعلیم کو اپنے سراپا جاری کر لیتے ہیں جن سے ان کا پیدا کرنے والا محبت کرتا ہے۔آپ کے لئے میں باقاعدہ دعا کرتا ہوں باالتزام"۔

ابوبی حالت کا بیان

خط نمبر 42: 1966ء

"دوستوں میں بیٹھ کر ہنستا بولتا بھی ہوں لیکن کوئی نہیں جانتا کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔۔۔ حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہے ہیں دعا کریں اگر میرے رب نے مجھ پر عنایت کی نظر نہ کی تو میرے دشمن میرا نام ونشان مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں یہ بات میں آپ کے سوا کسی سے نہیں کہتا مجھے آپ پر اعتماد ہے اور نہیں تو دعاؤں کے ساتھ میری مدد کرتے رہیں گے"۔

صحت کی خرابی

خط نمبر 45: 1966ء

"میری طبیعت ان دنوں اتنی خراب ہے کہ صبح سے شام اور شام سے صبح کا کچھ پتہ نہیں لگتا کہ زندہ بھی رہوں گا یا نہیں۔اُمید ہے آپ جیسے مخلص بھائی اس ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے"۔

ابوبی حالت کا بیان

خط نمبر 46: 1966ء

"نسل انسان سے مدد اب مانگنا بے کار ہے۔اب ہماری ہے تیری درگاہ میں یارب پکار"۔

ابوبی حالت کا بیان

خط نمبر 49: 1966ء

"نا معلوم اللہ تعالیٰ کی نصرت کب اس ناچیز کی طرف رجوع کرے گی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ انسان بہت کمزور ہے بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی حکمت اتنے پے در پے ابتلاء وارد کرتی ہے کہ کمر دہری ہو جاتی ہے اس کا

شکوہ نہیں ہے ہرگز نہیں میری جان اس کی راہوں میں قربان ۔ وہ تو بہت ہی محبت کرنے والا اور رحیم ومہربان ہے اپنی کمزوری کا ذکر ہے اپنے ضعف کی شکایت ہے اپنے گناہوں اور اعمال کا رونا ہے اللہ تعالیٰ بخش دے الیہ اشکو ضعفی وقلہ حیلتی وھوانی علیٰ الناس۔ زندگی تو بہر حال آنی جانی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کردے ایمان پر انجام ہوایسی حالت میں موت آئے کہ وہ مجھ سے راضی ہو"۔

حج کیلئے سیٹ مل گئی

خط نمبر 50-A: 1967ء

"الحمد للہ حج کی اجازت اور سیٹ مل گئی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے سایہ میں نیک نیت اور پاک ارادہ کے ساتھ لے جائے اور غلبہ اسلام کیلئے مقبول دعاؤں کی توفیق بخشے"۔

ایوبی حالت کا بیان

خط نمبر 52: 1967ء

"رات بڑی پریشانی اور فکر میں کٹی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے آپ پر بھی اور اس ناچیز پر بھی صحت اور طاقت دے اور زندگی جو اسکے دین کے کام آئے۔۔۔ میرے خدا میں بڑی طاقت ہے وہ مردے میں بھی جان ڈال سکتا ہے۔ میں بھی ایک مردے کی طرح ہوں کاش وہ مجھ پر رحم کرے اور آسمانی روح مجھ میں پھونک دے اور آپ میں بھی"۔

عرب ممالک میں مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ کے نام کا انتخاب اور استخارہ

خط نمبر 54: 1967ء

"آج کل میں از حد پریشان ہوں جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا دعا کیا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ ایک اسکیم بن رہی ہے کہ جامعہ کے اساتذہ میں سے کسی کو عرب ممالک میں مزید تعلیم کیلئے بھجوایا جائے۔ اسکے لئے میرا نام چنا گیا ہے انسان کچھ نہیں جانتا کہ کونسی چیز بہتر ہے آپ اس کے لئے خاص طور پر استخارہ کریں کہ جو بات اللہ تعالیٰ

کے علم میں جماعت کیلئے اور میرے لئے بہتر ہے اللہ تعالیٰ اسکے سامان فرمائے‘‘۔

آپ پر لگنے والے الزامات کا اظہار

خط نمبر 56: 1967ء

’’ربوہ سے ایک گمنام خط آیا ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گمنام خطوط کی وبا بڑھتی جاتی ہے اور یہ بہت خطرناک چیز ہے لکھنے والے نے اور باتوں کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ میاں طاہر نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ میں نے نعوذ با للہ خدام کو شخصیت پرستی کی تعلیم دی ہے اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے آپ بھی تو حالات سے واقف ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اس بارہ میں سوال کیا تو آپ کیا جواب دیں گے آیا میں نے آپ کو خدا کی توحید اور اسکے کامل موحد بندے محمد مصطفیٰ کی پیروی کر کے قرب الٰہی کے حصول کا سبق دیا تھا یا شخصیت پرستی کی تعلیم اور اپنی ذاتی عزت کے قیام کی کوشش کی تھی۔ میں تو اس گھناؤنے الزام سے بہت ڈر گیا ہوں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی رسوائی سے بچائے بہت ہی گناہ گار ہوں مگر خدا کرے قیامت کے دن اس بدترین گناہ کا الزام اس ناچیز پر نہ لگے خدا کرے قیامت کے دن کوئی ایسی گواہی نہ ہو کہ نعوذ باللہ خداوند کی توحید کے خلاف کوئی کام کیا ہے‘‘۔

ایک رویا کا بیان

خط نمبر 57: 1967ء

’’رویا میں دیکھا کہ نعیم صاحب نے کراچی سے ایک کمبل تحفہ بھیجا ہے کمبل کی تعبیر بزرگی میں زیادتی اور خیر و برکت ہوتی ہے‘‘۔

ایوبی حالت کا بیان

خط نمبر 57: 1967ء

’’دیر سے خط لکھ رہا ہوں حالات ہی کچھ ایسے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے کسی شاعر کا شعر ہے

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

وگردم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

مطلب یہ ہے کہ میرے سینہ میں ایسا درد ہے کہ اگر کہوں تو زبان جل جائے اور نہ کہوں تو ڈر ہے کہ ہڈیوں کا گودا تک پگھل جائے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ واللہ بصیر'' بالعباد ۔دعا کریں اللہ تعالیٰ بخشش کا معاملہ فرمائے تسلی دے رحمت کا نزول فرمائے۔مدینہ منورہ میں ایک رویا دیکھا تھا ملک صاحب کو سنا دیا تھا اس کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ''۔

نماز کے دوران خاکسار کے لئے دعا کا شدید جذبہ

خط نمبر58: 1967ء

''آج نماز پڑھتے ہوئے یکدم آپ کیلئے دعا کا شدید جذبہ پیدا ہوا۔امید ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ ربِ محمدؐ آپ سے راضی ہو اور آپ کو حقیقی معنوں میں غلام احمد بنائے اور مجھے بھی''۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویا میں انکشاف کہ آپ مثیلِ ایوب ہیں

خط نمبر59: 1968ء

''میں نے 66ء کی ابتدا میں ایک رویا دیکھا تھا کہ کسی کتاب میں سے یہ پیشگوئی ملی ہے جو میرے متعلق ہے کہ وہ ایوب ہے اور علی کی اولاد میں سے ہے اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا گیا''۔

منذر رویا

خط نمبر60: 1968ء

''کچھ منذر قسم کی خوابیں بھی ہیں ایک دفعہ دیکھا کہ بہت تڑپ تڑپ کر اور بار بار یہ دعا کر رہا ہوں کہ خدایا مجھے دنیا سے اُٹھا لے اسی قسم کا ایک رویا مدینہ منورہ میں دیکھا تھا مگر اس فرق کے ساتھ کہ اس میں بھی دیکھا کہ

بہت سوز سے دعا کر رہا ہوں کہ خدایا اب برداشت نہیں ہوتا یا تو مجھے دنیا سے اُٹھا لے یا پھر میری مدد کو آ اور نشان دکھا مگر اس رویا میں وہ دوسرا پہلو نہیں''۔

حضرت مسیح موعودؑ کی نظم الہام ہونا

خط نمبر 62: 1967/68ء

''رات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار خدا کے نیک بندوں ☆ کو خدا سے نصرت آتی ہے سارے ہی الہاماً دل میں گزرے لیکن اصل زور اس شعر پر تھا غرض رکھتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے''۔

☆ نقل مطابق اصل:

حضرت مسیح موعود کی نظم: خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے۔

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے۔

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اُڑاتی ہے

وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے۔

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پر پڑتی ہے۔

کبھی ہو کر وہ پانی ان پر اک طوفان لاتی ہے۔

غرض رکھتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے۔

\- - - - - -

ایک بہتان کا ذکر

خط نمبر 62: 1967/68ء

''خبریں تو بہت ہیں مگر تفصیلی خط لکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ خصوصاً اب رمضان میں ایک بات کا بہت دکھ ہے کہ ایک شخص نے بالکل بے بنیاد الزام لگا دیا کہ میں نے اُسے کسی پیغامی کو سلام پہنچانے کو کہا تھا حالانکہ نہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں نہ اس پیغامی کو جانتا ہوں نہ میرا کبھی کسی پیغامیوں سے کوئی واسطہ یا تعلق رہا صرف ایک جھوٹ بنا دیا حالات کو سازگار دیکھ کر اس نے کہا چلو میں بھی اپنی روٹی پکا لوں میرے دل میں اس شخص کیلئے بددعا کا جوش ہے سوائے اسکے کہ وہ توبہ کرے اور اقرار کرے آپ بھی اس بارے میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکا جلد فیصلہ فرمائے''۔

☆نوٹ: اللہ تعالیٰ نے اسکا بہت جلد فیصلہ فرما دیا اور اُسے اپنے پاس بلا لیا (راقم)

ایک مبارک رویا کا بیان

خط نمبر 63: 1968ء

''چند دن ہوئے رویا میں دیکھا کہ کچھ لوگ اپنی رویا سنا رہے ہیں جو میرے متعلق ہیں ان میں سے ایک رویا یہ تھا کہ کسی نے خواب میں میرے متعلق دیکھا کہ نبی کریم صلعم مسیح موعود اور مصلح موعود بیمار ہیں اور ایک ہی چارپائی پر لیٹے ہوئے اور میں بھی اسی تکلیف میں مبتلا ہوں مگر دوسری چارپائی پر ہوں جب سنانے والے نے یہ سنایا تو مجھے خواب میں ہی خیال آیا کہ یہ اسلئے ہے کہ میں ابھی اس دنیا میں ہوں اور نبی کریم صلعم اور حضورؑ کے یہ دونوں غلام اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں پھر اس نے سنایا کہ اس نے دیکھا کہ نبی کریم صلعم نے اس ناچیز کو گود میں لیا اور دعا فرمائی''۔

ایک مبشر رویا کا بیان

خط نمبر 66: 1968ء

''چند دن ہوئے ایک مبشر رویا دیکھا لمبا ہے مختصر یہ کہ سمندر میں تیر رہا ہوں دو دفعہ جان کا خطرہ پیدا ہوا مگر محفوظ رہا پھر سمندر دریا میں تبدیل ہو گیا اور میں چاہتا ہوں کہ تیر کر دوسرے کنارے پہنچوں مگر پاٹ اتنا چوڑا ہے کہ

خیال ہوتا ہے بہت دیر میں پار کرسکوں گا کہ یکدم کنارہ ساتھ آ گیا جب کنارے پر پہنچا تو بشارت نامی ایک شخص ملا''۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار قرب کی حالت

خط نمبر 70: 1968ء

''مجھے بتایا گیا ہے'' کہ خدا تعالیٰ کے قدموں میں جھک جانا وصل اور فصل کی تمام حالتوں سے بالا پاک حالت ہے''۔

لوگوں کی طوطا چشمی۔اور خاکسار کے تعلق وفاداری پر اظہار حسن ظنی

خط نمبر 70: 1968ء

''ان حالات میں جبکہ بہت سے وہ لوگ جو محبت کے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے اور جان اور مال سب قربان کرنے کے مدعی تھے طوطا چشمی سے کام لے رہے ہیں آپ کے اخلاص کی بڑی قدر ہوتی ہے خدا کرے کہ یہ اس کے حضور میں مقبول ہو میں تو اسے اللہ تعالیٰ ہی کا احسان اور اس کی عنایت سمجھتا ہوں اور دوسرے لوگوں کے رویہ کو بھی کہ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی توحید خالص کا سبق دینا چاہتا ہے حسبی اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم''۔

ایوب علیہ السلام سے مشابہت کی رویا

خط نمبر 72: 1968ء

''58ء میں جب ایوب نے طاقت حاصل کی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس کے خلاف بغاوت ہوئی ہے اور بڑی مشکل سے اور بہت خونریزی کے بعد اس پر قابو پایا گیا ہے اور اُسکی طرف سے جس نے خاص کردار ادا کیا ہے اس کا نام جنرل شہاب ہے۔اسکے بعد دیکھا کہ ایک لڑکا قرآن کریم کی آئت فاتبعہٗ شہاب ثاقب بار بار دہرا رہا ہے اور اُسکی آواز میں کوئی ایسی بات ہے کہ سن کر کانپ جاتا ہوں اس پر میری آنکھ کھل گئی۔موجودہ حالات وہی ہیں جو خواب میں دیکھے۔آخری حصہ سے خیال ہوتا ہے کہ ان حالات کا دین سے بھی تعلق ہے۔کیونکہ شہاب ثاقب ان پر گرتے ہیں جو دین کے دشمن ہوں اور شاید میری ذات سے بھی تعلق ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو بھی ایوب نام دیا ہے اور حضرت ایوب علیہ السلام سے مشابہت بخشی ہے''۔

ایوبی حالت کا بیان

خط نمبر 73: 1968ء

''پیارے غلام احمد کان اللہ معک و جزاء ک عنی خیراً۔

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو خط لکھ رہا ہوں اور میرے آنسو تھمتے نہیں یوں لگتا ہے غم سے سینہ پاش پاش ہو جائے گا۔
حضرت داؤد علیہ السلام معصوم نبی تھے اور بادشاہ بھی مگر فرماتے ہیں۔ میرے خداوند میں اکیلا ہوں اور میرے دشمن بہت ہیں۔ اے خداوند میرے ستانے والے کتنے بڑھ گئے وہ جو میرے خلاف اٹھتے ہیں بہت ہیں۔ بہت سے میری جان کے بارے میں کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے اسکی کمک نہ ہوگی لیکن تو اے خداوند ہر طرف میری سپر ہے۔ میرا فخر اور سرفراز کرنے والا ہے۔ میں بلند آواز سے خداوند کے حضور فریاد کرتا ہوں۔ یہ ایک نبی کی فریاد ہے جو بادشاہ اور صاحب سلطنت تھے۔ میں کیا ہوں ایک حقیر کیڑا اور عصیان کا پتلا۔ حضرت داؤد علیہ السلام ہی کی ایک دعا بھی یاد آتی ہے اے خداوند تو مجھے قہر میں نہ جھڑک اور اپنے غیض وغضب میں مجھے تنبیہہ نہ دے۔ اے خداوند مجھ پر رحم کر کیونکہ میں پژمردہ ہوں۔ تو جو توکل کرنے والوں کو اپنے داہنے ہاتھ کی قوت سے انکے دشمنوں سے بچاتا ہے۔ مجھ پر عجیب رنگ کی شفقت فرما اور آنکھ کی پتلی کی طرح میری حفاظت کر''۔

الھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی ۔ الھم انی اعوذ بنور وجھک الذی بہ اشرقت الظمات۔ من یحل علیٰ غضبک ۔اور کیا لکھوں یہ حال دل صرف دعا کی تحریک کیلئے لکھا ہے۔

ایک مبشر رویا

خط نمبر 78: 1969ء

'' کچھ عرصہ ہوا خواب میں دیکھا تھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اگر خواب میں کوئی الحمد للہ کہے تو اسکی کیا تعبیر ہوتی ہے پھر اس نے کئی آیات قرآنیہ اپنی بات کے ثبوت میں پیش کیں جن میں سے ایک یہ تھی الحمد للہ الذی وھب لیٰ علیٰ الکبر اسماعیل واسحاق''۔

ایک مبشر رویا

خط نمبر 84: 1969ء

''کل رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص کچھ کتابوں کے حوالے دکھا رہا ہے۔ایک کتاب جو آئمہ اہل بیت میں سے کسی کی تصنیف معلوم ہوتی ہے اس نے کھولی اور جلدی جلدی ورق گردانی کرنے لگا تو ایک جگہ نظر پڑی کہ چند اشعار لکھے ہیں مگر جلدی سے ورق پلٹنے کی وجہ سے پڑھ نہ سکا آنکھ کھلنے پر دل میں ڈالا گیا کہ ایک مصرعہ یہ تھا۔

من نما ندم بما ند با من حق ''۔

ہمدرد سے حال دل کا بیان سنت نبوی ﷺ

خط نمبر 89: 1969ء

''کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی کے ساتھ حال دل کہنے پر انسان مجبور ہوتا ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلعم جب افسردہ اور غمگین ہوتے تو بلالؓ سے فرماتے کہ بلال اذان دو نماز پڑھیں دل کو راحت ہو دوسری طرف یہ بھی آتا ہے کہ جب حضورؐ افسردہ ہوتے تو حضرت عائشہؓ سے فرماتے کہ غمگین ہوں آؤ پاس بیٹھو کچھ باتیں کریں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہو۔انسان کامل کے اس نمونہ سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اصل تسلی اور راحت کا ذریعہ خدا تعالیٰ کے حضورؐ میں مناجات ہے لیکن بشریت کے تقاضے کے ماتحت انسان اس بات کا بھی محتاج ہوتا ہے کہ بنی نوع میں سے کسی ہمدرد کے سامنے کچھ حال دل کہے یہ طبعی بات ہے روحانی اصولوں کے خلاف نہیں بلکہ نبی کریم صلعم کے نمونہ سے ثابت ہے۔

میں بہت ہی رنجیدہ ہوں صدمہ سے حواس شل سے ہیں۔ہر قسم کے دکھ دینے کے باوجود ایک تسلی تھی کہ قرآن کریم کی خدمت کا ایک موقع مل رہا ہے اور جامعہ میں آئندہ نسل کو وہ علوم سکھا رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے باپ سے بطور ورثہ ودیعت کئے ہیں اور اس کام پر خود حضرت مصلح موعود نے مجھے مقرر فرمایا تھا۔مگر افسوس اس خدمت سے بھی محروم کیا جارہا ہے اور قرآن کریم کی تدریس کا کام مجھ سے لیکر کسی اور کو دیدیا گیا ہے اور تاریخ وتصوف کے مضمون میرے سپرد کئے گئے ہیں۔

نہ معلوم کوئی میرے اس دکھ کو سمجھ بھی سکے یا نہیں مگر جو صدمہ اس امر سے میرے دل کو ہوا ہے الفاظ اسکو بیان نہیں کر سکتے۔کل سے جب سے یہ سنا ہے دماغ صدمہ سے سن سا ہو گیا ہے اللہ ہی کے حضور اپنی کمزوری اور بے بسی اور دنیا کی نظر میں اپنی بے مائیگی کی شکایت کرتا ہوں دراصل یہ میرا نقصان نہیں بلکہ جامعہ کا اور طالب علموں کا نقصان ہے ایسا آدمی انہیں کہاں ملے گا جس کی باتوں سے اور جسکے درس سے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت اور پیار پیدا ہوتا تھا ایسے کتنے ہیں جنہیں خود اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب کا فہم بخشا ہو۔خداوند کب تک ۔۔۔۔۔۔۔حالات لکھ دیئے ہیں شاید آپ ہی کے دل سے متیٰ نصر اللہ کی آواز بلند ہو اور اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت ادھر کا رخ کرے''۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت

خط نمبر 90: 1969ء

''کچھ دن ہوئے لمبی زندگی کی بشارت پائی''۔

ایک شاگرد کی وقف سے فراغت چاہنے پر اظہار دکھ

خط نمبر 93: 1969ء

''ایک شاگرد نے حالات کی تاب نہ لا کر وقف سے فراغت کا لکھ دیا اس پر فرمایا۔

'' شاگرد بھی ایک رنگ میں اولاد ہوتے ہیں اسکے اس طریق سے مجھے دکھ ہے۔۔۔۔ خواہ کوئی کچھ کرے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ مجھ سے تعلق رکھنے والا کوئی ایسی بات کرے جو خدا اور اس کے رسول سے نعوذ باللہ غداری کا رنگ رکھتی ہو''۔

ایوبی حالت کا ذکر

خط نمبر 95: 1969ء

''میرے لئے بہت دعا کریں کبھی تو دل بیٹھ جاتا ہے اور جی میں آتا ہے کہ اس زندگی کا کیا فائدہ اور موت قابل ترجیح معلوم ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔بخشش کا معاملہ کرے''۔

موٹر کار کیلئے دعا۔تانگے والے کو تنگ کئے جانے پر ذہنی تکلیف

خط نمبر 98: 1969ء

’’پچھلے سال کے شروع میں میں نے لکھا تھا کہ موٹر کیلئے دعا کریں اور اس یقین کا اظہار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کا حاجت روا ہے ضروریات کو خود پوری کرے گا بشرطیکہ ضرورت حقیقی ہو۔ بظاہر تو ضرورت حقیقی ہی لگتی ہے ایک تو اس تکلیف کی وجہ سے دوسرے اسلئے بھی کہ بعض لوگ تانگے والے کو جو یہ خدمت کرتا ہے (اگرچہ مفت نہیں) تنگ کرتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے بہت ذہنی تکلیف ہوتی ہے‘‘۔

خدمت گزار عطاء اللہ ضیاء صاحب کے ہاں قیام پر نکتہ چینی

خط نمبر 99: 1970ء

’’ضیاء صاحب کا خط آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُن کے ہاں ٹھہرنے کے نتیجہ میں عجیب عجیب دل آزار باتیں اور اعتراض سننے میں آئے ہیں ایک صاحب نے لکھا کہ جن کے پاس موٹر اور بنگلے ہوں ان ہی سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ میں تو ان کا بنگلہ تلاش کرنے نہیں گیا تھا خود انہوں نے ہی محبت اور اصرار سے بلایا تھا۔ ان کے پاس دولت ہونا ان کا گناہ تو نہیں‘‘۔

مثیل موسیٰ ہونے سے متعلق مبشر رویا

خط نمبر 99: 1970ء

’’اس ماہ کے شروع میں رویا دیکھا تھا جو مبشر پہلو رکھتا ہے۔ دیکھا کہ نماز پڑھ کے ہٹے ہیں تو ایک مولوی صاحب نے میرا نام لیکر یہ اعلان کیا کہ آج اس نے مثیل موسیٰ ہونے کا اعلان کر دیا ہے یا موسوی مماثلت کا اعلان کر دیا ہے یہ بات مخالفانہ رنگ میں ہے میں دل میں کہتا ہوں کہ میں اس سے سختی سے پوچھوں گا کہ آپ نے کس طرح بات کو بدل دیا ہے۔ میں نے تو ایک خواب دیکھا تھا اور ایک شخص سے اس کا ذکر کیا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مثیل موسیٰ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ تعبیر جو میرے دل میں آئی ہے یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ کلا ان معی ربی سیھدین کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم‘‘۔

میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ کو (خاکسار) کو میرے آقا صلعم سے محبت ہے

خط نمبر 99: 1970ء

''۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ (معترض۔ناقل) شخص تو نہیں جانتا لیکن آپ جانتے ہیں کہ خدا کے فضل سے میرا تعلق دولت کی بناء پر کبھی نہیں ہوتا بلکہ اُس کے الٹ معاملہ ہے جو محبت مجھے آپ سے ہے وہ کسی صاحب دولت سے نہیں جانتے ہیں کیوں اسلیئے نہیں کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے بلکہ اسلیئے کہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ کو میرے آقا صلعم فداہ ابی و اُمی سے محبت ہے اس محبت کو اور بڑھائیں۔اس محبت کو اور بڑھائیں بڑی دولت ہے۔جسے رسول کی محبت حاصل ہو جائے بڑی سعادت ہے جس کے دل میں سنت رسول پر چلنے کی تڑپ پیدا ہو جائے''۔

خاکسار کی محبت پر حیرت

خط نمبر 101: 1970ء

''آپ کی محبت پر حیرت ہوتی ہے کہ باوجود اتہامات کے طوفان کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیسی استقامت اور وفا عطا فرمائی ہے۔خدا کرے محض للہ ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بدلا دے جس کا اس نے وفا شعاروں کیلیئے وعدہ دے رکھا ہے یعنی اس دن جبکہ کوئی سایہ نہیں ہوگا خدا کا فضل ایسے لوگوں پر سایہ فگن ہوگا''۔

دوسروں پر تنقید کی بجائے انسان اپنی فکر کرے

خط نمبر 101: 1970ء

''پچھلے دنوں کراچی سے ایسے خطوط ملے جس میں سخت تنقیدی رنگ تھا کہ جماعت میں یہ نقص ہے یا یہ نقص ہے۔یہ پسندیدہ نہیں ہر شخص کو اپنی فکر کرنی چاہیے میرا تو یہ نظریہ ہے کہ اگر میری اصلاح ہو جائے تو ساری دنیا کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر خدانخواستہ میری اصلاح نہ ہو تو اگر ساری دنیا بھی اصلاح یافتہ ہو مجھے کیا فائدہ''۔

درود شریف پڑھنے کے معنی

خط نمبر 102: 1970ء

''بسا اوقات دل میں آتا ہے کہ کوئی صاحب ذوق ملے تو اسے بتاؤں کہ درود شریف پڑھنا کیا معنی رکھتا ہے۔ یاد آیا چند سال ہوئے ایک صاحب جو اعتکاف بیٹھے تھے مجھے اپنے معتکف میں دعا کیلئے لے گئے اس وقت روح پر درود شریف پڑھنے کیلئے وجدانی کیفیت تھی۔ مگر ابھی میں نے شروع ہی کیا تھا کہ وہ صاحب برداشت نہ کر سکے اور کہنے لگے بس کریں ان کا خیال تھا کہ اس حالت میں میرا دم نکل جائے گا اور ایک حد تک ان کا خیال ٹھیک تھا رسول اللہ صلعم کے احسانوں کی یاد میں یہی حال ہوتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کی بشارت

خط نمبر 103: 1970ء

''مجھے بشارت بھی دی گئی ہے کہ اس کا فضل مجھے بچائے گا انشاء اللہ''۔

پریشان کن خطوط کی آمد

خط نمبر 103: 1970ء

مری / نتھیا گلی ''میں یہاں پر خلوت کی زندگی گزار رہا ہوں اور کچھ علم نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے مگر چند دن سے ایسے خطوط مل رہے ہیں جنہوں نے بہت پریشان کیا ہے۔ سب سے پہلے تو دو عزیز جو میرے پاس یہاں کچھ عرصہ رہے تھے جب وہ واپس گئے تو کچھ عرصہ تو ان کی طرف سے کوئی خط نہ آیا۔ پھر ایک کا خط آیا کہ یہاں پر بہت خراب حالات ہیں میں ربوہ سے خط بھی نہیں لکھ سکتا سرگودھا سے خط ڈال رہا ہوں پھر دوسرے کا خط آیا مضمون وہی تھا اور ساتھ میں لکھا تھا کہ میں لاہور سے خط لکھ رہا ہوں پھر ایک سرگودھا سے خط آیا کہ آپ کے متعلق کچھ عرصہ سے جماعت میں مختلف باتیں پھیلائی جارہی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ میرا مقام مسیح موعود کے بعد سب سے بڑھ کر ہے اور میں خلیفۃ المسیح سے افضل ہوں۔ اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمدردی سے یہ خط لکھا تھا اور بہت تعلق کا اظہار کیا تھا لیکن

مجھے ان پر بہت غصہ آیا جس کی وجہ آپ کا خط تھا جس میں آپ نے لکھا تھا کہ خواہ ساری دنیا بھی آپ کے خلاف کہے میں کسی کی نہیں مانوں گا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محبت کا یہی تقاضہ ہے۔مگر بہت سے محبت کا دعویٰ کرنے والے ایسے ہیں کہ اب انکے متعلق کیا کہا جائے اب ایک شخص ربوہ سے آیا ہے اس نے بتایا کہ مرزا عبدالحق صاحب نے امراء کی میٹنگ میں یہی الزام لگایا اور کہا کہ یہ ایسے الہام پیش کرتا ہے اور چونکہ ایسا ہو نہیں سکتا اسلئے یہ الہام شیطانی ہیں۔

نعوذ باللہ گویا کہ مفتری علی اللہ بھی قرار دے دیا اور خدا کا خوف نہ کیا پریشانی یہ نہیں کہ میرے متعلق یہ باتیں ہیں بلکہ یہ ہے کہ مسیح موعود کی جماعت اور اسکے اندر اس قسم کی جھوٹی باتیں بیان کی جائیں اور پھیلایا جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے برائیاں کرنے والوں اور اُن کی اشاعت کرنے والوں کو فاسق قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اپنی پناہ میں رکھے نہ معلوم اس پاک ذات کی کیا مرضی ہے جو بھی ہو ہم اسکی رضا پر راضی ہیں اُسی پر ہمارا توکل ہے اسکے در کے غلام کبھی ضائع نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ پاک کرے اور بخشش کا معاملہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حساس اور محبت کرنے والا دل دیا ہے۔ خصوصاً نبی اکرم صلعم کی محبت زندگی کا سرمایہ ہے۔ ہر الزام قابل برداشت ہوتا ہے مگر جب کوئی ایسی بات کہ گویا نعوذ باللہ دین مصطفٰے کا دشمن قرار دیا جائے تو سینہ غم سے پھٹنے لگتا ہے میں اپنے پیارے آقا کے قربان کاش میری خاک مدینہ کی خاک میں مل جاتی۔ دعا کیا کریں اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنی جماعت کا حافظ و ناصر ہو اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔ میری جان اور عزت کی قربانی سے اگر اسلام کا بھلا ہو تو میں حاضر ہوں یہ خوش بختی ہوگی اگر اللہ تعالیٰ اس سعادت کے لائق سمجھے۔ پس دعا اور دعا بہت دعا کریں متیٰ نصر اللہ اس کا فضل ہی بچا سکتا ہے مجھے بشارت بھی دی گئی ہے کہ اس کا فضل مجھے بچائے گا انشاء اللہ''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیے

خط نمبر 104: 1970ء

''یہ حسرت تو ہر انسان کو ہوتی ہے کہ زندگی کے ایام جلد جلد گزر رہے ہیں اور جو کام کرنا تھا وہ نہیں کیا میں خود اب اگلے ماہ ترتالیس سال کا ہو جاؤں گا اللہ تعالیٰ بخشش کا معاملہ فرمائے اور عمر کے باقی ایام زیادہ سے زیادہ اعلیٰ خدمات دینیہ میں بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ یہ کمال بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریمؐ کو بخشا ہے کہ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں ہوا اور ہمارے لئے بھی یہی صورت ہے کہ نبی کریمؐ کی سنت کی کامل اتباع کریں تا یوم قیامت حسرت نہ ہو''۔

جو بلندی حاصل کرنا چاہے راتوں کو جاگے

خط نمبر 107: 1970ء

''میں جانتا ہوں کہ دنیا بڑی خوبصورت ہے اور جو راہ میں اسکے لئے (یعنی اپنے ایک بیٹے کیلئے ۔ناقل) پسند کر رہا ہوں وہ خاردار بلکہ سچ تو یہ ہے کہ دوزخ کی طرح تلخ ہے لیکن نجات کی راہ یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ چھوڑ دے اور اس کی راہ میں تلخی میں لذت پائے اور ذلت پر فخر کرے خصوصاً میرے موجودہ حالات میں تو وادی غیر ذی ذرع کا اعادہ ہے لیکن اللہ اور اسکے رسول کی محبت جوش مارتی ہے اور کیا ہے کہ پیش کروں اولاد ہی ہے اگر اسکے در پر نثار ہو جائے۔۔۔۔۔علم دنیا سے قریباً اٹھ گیا ہے علوم قرآنی کی ترویج کیلئے بہت قربانی کی ضرورت ہے کسی نے خوب کہا ہے کہ جو بلندی حاصل کرنا چاہے اُسے راتوں کو جاگنا پڑتا ہے''۔

ڈاک کھول کر دوبارہ بند کی جاتی ہے

خط نمبر 109: 1970ء

''میں نے آپ کو لفافہ دکھایا تھا جسے گوند لگا کر دوبارہ بند کیا گیا تھا جس کی وجہ سے خط لفافہ سے چپکا ہوا تھا آپ شائد میرا اشارہ نہیں سمجھے اکثر لفافے اسی شکل میں پہنچتے ہیں''۔

زمانہ کی متضاد باتیں

خط نمبر 110: 1970ء

''زمانہ متضاد باتوں کا ہے۔لاہور میں سنا کہ کسی شخص نے تقریر کی کہ جماعت میں کوئی بزرگ نہیں بجز ایک کے۔ربوہ پہنچا تو ہماری چھوٹی پھوپھی جان حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ صاحبہ کا خط ملا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میری چھوٹی بیٹی نے لکھا ہے کہ بزرگوں کو اسکے لئے دعا کی تحریک کروں اسلئے تمھیں یہ لکھ رہی ہوں''۔

موٹر کی پیشکش پر الہام

خط نمبر 112: 1970ء

''جب ضیا صاحب نے موٹر کی پیش کش کی تو میں نے دیر تک استخارہ کیا اور بشارت کے علاوہ یہ الہام ہوا۔''یاتیک من کل فج عمیق ماشاء اللہ''۔

حالات کا دن بدن بگڑتے جانا

خط نمبر 113A: 1970ء

''حالات دن بدن اور لحہ بہ لحہ بگڑتے جارہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان مصائب کے ایام میں بہتوں کو آزمانے کا موقع ملا ہے۔لیکن صرف ایک آپ کو قابل اعتبار پایا ہے جزاک اللہ خیراً دوسرے بھی محبت کرتے ہیں لیکن ان کا امتحان میں پورا اُترنا مشتبہ نظر آتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کی دین کی ہمدردی پر پورا یقین نہیں آپ کے متعلق کامل حسن ظن ہے کہ آپ کا تعلق محض للہ وللرسول ہے اور خدا کے فضل سے آپ کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کو بڑھائے اور ضائع نہ کرے مگر اس بات سے میرا دکھ بہت بڑھ گیا ہے کہ دیکھتا ہوں کہ آپ کے گرد جال تانا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی حفاظت کرنے والا ہے۔۔۔۔عزیزم احمد دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ جسے حسن ظن کی بناء پر عاشق رسول کہا گیا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے اُسے ضائع ہونے سے بچالے زندگی سے دل سرد ہو گیا اے میرے رب میری مدد کو آ اور نصرت فرما۔پھر ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے اٹھالے کہ اب برداشت کی طاقت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمودہ یاد آتا ہے۔صبر کی طاقت جو پہلے تھی وہ اب مجھ میں نہیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ آپ کی پناہ ہو اور اس ناچیز بندے کو بھی اپنے دامن میں چھپالے کہ دشمن زیادہ ہیں اور میں بے کس اور ناتواں وکمزور اور کیا لکھوں یہ حال دل صرف دعا کی تحریک کیلئے لکھا ہے''۔

حالات کا دن بدن بگڑتے جانا

خط نمبر 113B: 1970ء

’’طبیعت خراب رہی اور حالات خراب تر مسلسل ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کہ جگر میں ورم ہے ان کو کیا پتہ کہ ورم نہیں بڑے بڑے زخم ہیں۔رب اغفر والرحم وانت خیرالرٰحمین‘‘۔

کثرت ہموم

خط نمبر 114: 1970ء

’’کثرت ہموم اور پھر بیماری اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت سے جلد سہارا دے اور اُسے جو مردہ کے حکم میں ہے اپنی قدرت کاملہ سے زندہ کر دکھائے‘‘۔

خاکسار کو خط لکھ کر تسلی

خط نمبر 115: 1970ء

’’آج صبح سے کچھ افاقہ ہے تو آپ کو خط لکھ رہا ہوں آپ کو خط لکھ کر تسلی سی ہوتی ہے اور اُمید کرتا ہوں کہ دعا پر بہت زور دیں گے۔میں اپنے رب کی پناہ میں آتا ہوں کہ وہی ہے جو بچا سکتا ہے جبکہ بچنے کی کوئی اُمید نہ ہو۔ حسبیٰ اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم‘‘۔

ذاتی دشمنی اور ناجائز نکتہ چینی

خط نمبر 119: 1970ء

’’آپ کا خط ابھی ابھی ملا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے مولا کریم آپ کی جزا ہو۔کل انصاراللہ کے اجتماع میں بھی یہی بات دہرائی گئی تھی دماغ ماؤف تھا کہ کس طرح ذاتی دشمنی کے نتیجہ میں خوبیاں بھی برائی کی

شکل میں نظر آتی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔آپ کا خط غیر متوقع تھا۔اسلئے زیادہ خوشی ہوئی اگر چہ آپ کے اخلاص اور محبت کو دیکھتے ہوئے غیر متوقع ہونا تو نہیں چاہیے تھا لیکن ابنائے زمانہ کا رنگ دیکھ کر کبھی کبھی یاس کا سا رنگ پیدا ہو جاتا ہے مگر مولا کریم کی درگاہ سے مایوس نہیں ہوں پندرہ بیس دن ہوئے اسی مضمون پر کچھ شعر بھی کہے تھے جن میں سے ایک یہ ہے۔

خوف غالب ہے مگر یاس نہیں ہے دل میں

اُنکو آنا ہی پڑے گا انھیں آنا ہوگا

آپ نے بالکل ٹھیک لکھا ہے اعتراض مجھ پر نہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر ہے اور حضور کی بیماری کو محل اعتراض اور شماتت بنایا گیا ہے نعوذ باللہ سب سے بڑھ کر اس بات کا افسوس ہے کہ اعداد و شمار غلط ہیں اور صداقت سے بے انتہا دور۔ ہر سال خدا کے فضل سے ہر شعبہ میں ترقی ہوئی ہے جسے اُلٹا کر تنزل دکھانے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ صحیح اعداد و شمار خالد نومبر 1966 اور الفضل میں شائع بھی ہوتے رہے ہیں۔ یہ پہلو میرے لئے خوشکن بھی ہے کہ اگر مجھے ذلیل کرنے کیلئے غلط باتوں کا سہارا لینا پڑتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ جو حق ہے اور حق کو محبوب رکھتا ہے رحم فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے اُس کی رحمت طلب کریں ایسا نہ ہو کہ یہ ناچیز غموں کی شدت سے مر جائے تو دشمن کو شماتت کا موقع ملے۔ ہر حال میں اور ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہے وہی ضعیفوں اور بے چارہ کمزور لوگوں کا رب اور سہارا ہے اسی کے وجہ کریم کی پناہ میں آتا ہوں''۔

اہل پیغام کے ایجنٹ

خط نمبر 122: 1971ء

''انگلستان سے آمدہ بعض خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ مجھے بدنام کرنے کیلئے بعض لوگ اہل پیغام کے ایجنٹ بن کر پیغام صلح میں شائع ہونیوالے بعض مضامین کی تشہیر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ دے اور معاف کرے اور مجھ ناچیز سے بھی عفو و مغفرت کا معاملہ فرمائے رضوان عطا فرمائے بہت دعا کریں''۔

ایک کشف کا بیان

خط نمبر 123: 1971ء

’’نیم غنودگی حالت میں کشفی طور پر دیکھا کہ کوئی شخص ایک گونجدار آواز کے ساتھ بارک اللہ لک کہتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس نے ایک گونج پیدا کی اور اس گونج نے ان الفاظ کی شکل اختیار کی اور پھر یہ آواز محسوس طور پر میری طرف بڑھی جس طرح تیر نشانے کی طرف جاتا ہے اور ساتھ ہی وہ شخص بھی آواز کی تیزی کی طرح میری طرف بڑھا اور یہ الفاظ کئی دفعہ کہے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آکر میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا اس وقت یہ کشفی حالت جاتی رہی‘‘۔

حالات میں عجیب اُتار چڑھاؤ

خط نمبر 123: 1971ء

’’اُمید ہے کہ ان دنوں خاص دعا کرتے ہونگے عجیب اُتار چڑھاؤ ہے لحہ بہ لحہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات دعا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے‘‘۔

پُرسکون ماحول میں چند دن آرام کی خواہش

خط نمبر 128: 1971ء

’’بہت دکھی ہوں اور بہت تھک گیا ہوں جی چاہتا ہے کہ کچھ دن کسی جگہ پرسکون ماحول میں گزار سکوں کوئٹہ میں آپ دعوت دے رہے ہیں عزیزہ شافی بھی بار بار اصرار کر رہی ہے لیکن وہاں پر پرسکون ماحول کی توقع کم ہی ہے‘‘۔

زبان پر انذاری الفاظ جاری ہوئے

خط نمبر 128: 1971ء

’’میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔

Some men are sore some no more میں اسکا یہ مفہوم سمجھا ہوں کہ دکھ دینے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ قہری تجلی دکھائے گا واللہ اعلم‘‘۔

ایک عہدیدار کا جھوٹے الزام لگانا

خط نمبر 131: 1971ء

’’کراچی سے اطلاع ہے کہ (ایک عہدیدار۔ناقل) بے ہودہ باتیں اور انتہائی جھوٹے الزامات اعلانیہ لگاتا ہے اور وہاں کے غیرت مند لوگ سنتے ہیں زمانے کے حالات پر بہت تعجب ہے‘‘۔

ملک مبارک کے خلاف چکر

خط نمبر 135: 1971ء

’’پچھلے دنوں بٹ صاحب کا خط آیا تھا غالباً یکم نومبر کو اس میں اشارۃً ذکر تھا کہ ملک مبارک صاحب کیلئے بھی کوئی چکر چلایا گیا ہے انہوں نے تفصیل نہیں لکھی صرف اشارہ کیا تھا جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُن پر بھی اور مجھ پر بھی کہ اب برداشت کی طاقت نہیں رہی‘‘۔

پریشانی کے سامان کا بڑھتے جانا

خط نمبر 136: 1971ء

’’میری پریشانی کے سامان بڑھتے ہی جاتے ہیں مسجد میں سڑکوں پر بازار میں ہر جگہ اسکے آثار نمایاں نظر آنے لگے ہیں مگر یہ تو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہادر دل دیا ہے اور صبر کا مادہ بھی جو چیز راتوں کو بے قرار رکھتی ہے اور چیخیں نکل جاتی ہیں وہ یہ کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو مولا کریم کی مرضی کے خلاف ہو اور پھر جماعت کیلئے فکر ہوتا ہے کہ پاک روایات اور پاک تعلیمات میں ذاتیات کی وجہ سے نعوذ باللہ تحریف کا راستہ نہ کھلے‘‘۔

زبان پر الفاظ کا جاری ہونا

خط نمبر 136: 1971ء

’’میری زبان پر غبش کے الفاظ جاری ہوئے۔غبش رات کے اس حصہ کو کہتے ہیں جب پو پھٹنے لگتی ہے اور طلوع فجر سے قبل کا

وقت ہوتا ہے‘‘۔

جی چاہتا ہے کہ دنیاداروں سے منہ موڑ کر جنگل کی راہ لوں

خط نمبر139: 1971ء

’’ان دنوں انتہائی تکلیف میں ہوں جو نا قابل بیان ہے اور سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ توفیق صبر بخشے نا قابل برداشت بھی۔ کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے بعد۔

سمجھ نہیں آتی کہ کیا ہے اور کیا ہونے والا ہے اور کب تک اور کیا ان باتوں کی کوئی حد بھی ہے اور صبر کو کب تک آزمایا جائے گا ۔انا اللہ وانا الیہ راجعون ۔اب تو جی چاہتا ہے کہ دنیا اور دنیاداروں سے منہ موڑ کر جنگلوں کی راہ لوں اور ان انسانوں کی شکل نہ دیکھوں جو محبت کی اور محبت کرنے والے دل کی قدر نہیں کر سکتے اور جنہیں سوائے دل دکھانے اور اپنی نفسانیت کی خاطر دوسروں کو ذلیل کرنے کے اور کچھ نہیں آتا‘‘۔

پیغامیوں سے تعلقات کی افواہیں

خط نمبر139: 1971ء

’’پچھلے دنوں ملک مبارک صاحب پر بھی کچھ سختی آئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کل ان کا خط مجھے ملا ہے کہ آپ کی طرف یہ باتیں منسوب کی جاتی ہیں کہ نعوذ باللہ پیغامیوں سے تعلق یا یہ کہ بیعت پر پچھتاتے ہیں کہ کیوں کی تھی آپ ان کا جواب دیں تا کہ تشفی ہو۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دشمنوں کو اتنی بھی شرم نہیں آتی کیا یہ اُن کے لئے خوشی کی بات ہے کہ نعوذ باللہ لوگ کہیں کہ حضرت مصلح موعود کی اولاد ان کی وفات کے بعد انکے دشمنوں سے مل گئی انا اللہ وانا الیہ راجعون ۔رب احکم بالحق‘‘۔

الزام لگانے والا بالمقابل موکد بعذاب قسم کھائے

خط نمبر140: 1971ء

’’ملک مبارک صاحب کے خط کا جواب دیدیا تھا اور انہیں لکھا تھا کہ جو شخص ایسا الزام لگاتا ہے اگر وہ ایمان دار ہے اور واقعی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے تو اُسے کہیں میرے بالمقابل اور بالمقابل قسم موکد بعذاب کھائے لیکن مجھے یقین ہے کہ اسکی جرأت نہیں ہوگی‘‘۔

ڈھاکہ میں پاکستان کی شکست پر اظہار غم

خط نمبر 142: 1971ء

’’آپ کا خط ملا۔ آج ہر پاکستانی ہی کا دل اندوہگین اور غمزدہ ہے لیکن جو رسول اللہ صلعم سے سچی محبت کرتے ہیں ان کی تڑپ تو صرف اللہ ہی دیکھتا اور جانتا ہے۔ میں تو اپنے وجود سے شرمندہ ہوں کہ میری زندگی میں اور میرے ہوتے ہوئے میرے سید و مولیٰ کی اُمت پر ایسی ایسی آفتیں آئی ہیں تین سال سے نہیں بلکہ چھ سال سے بھی زیادہ سے اُمت محمد یہ فتن کا شکار ہے ہم لوگ اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کی شکست کو بھول جاتے ہیں حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے وہ آفت اور بھی بڑی تھی اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں اتنی کم مدت کے اندر اتنے بڑے بڑے صدمے کبھی نہ آئے تھے پہلے یہود کے ہاتھوں شکست حالانکہ خیبر کی فتح کے بعد یہود کو کبھی مسلمانوں سے جنگ کا خیال بھی نہ آیا تھا اور اب ہنود کے ہاتھوں یہ رسوائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہمیں فوراً اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کہیں ہماری پاسبانی میں تو فرق نہیں آگیا کہیں ہم بھی تو ایمان اور اسلامی اخوت اور اتحاد کے سبق کو بھول نہیں گئے۔‘‘

اسلام کی فتح بہر حال ہوگی

خط نمبر 142: 1971ء

’’اسلام کی فتح تو بہر حال ہوگی رسول اکرم صلعم کی عظمت تو قائم ہو کر رہے گی ہم اس کام کو نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ کوئی اور قوم لے آئے گا اس بارے میں 1967ء میں الہام بھی ہوا تھا۔

ان یشاء یذ ھبکم ایھا الناس ویات بقوم آخرین‘‘۔

تین رویا کا بیان

خط نمبر 145: 1972ء

(۱) ''دیکھا کہ خلیل ہمارا بھائی کہہ رہا ہے کہ Expert Opinion کی ضرورت ہے۔ پھر مجھے کہتا ہے کہ تم بھی جائیداد کا ایک حصہ بیچ کر ولایت جا کر Expert Opinion حاصل کرو میں کہتا ہوں کہ میں ایسا نہیں کر سکتا میری زندگی کا کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ جائیداد محفوظ رہے تا میرے بعد میری اولاد خدمت دین کر سکے۔

(۲) پھر دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ میں نے جب بھی آپ کو خواب میں دیکھا ہے ہیرا پہنے دیکھا ہے۔ مطلب اُس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جواہرات کا زیور پہنے ہوئے دیکھا ہے میں کہتا ہوں کہ خواب اچھا ہے وہ حیران ہو کر کہتا ہے کہ وہ کس طرح۔ اسکا خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسے ہیرے جواہرات پہنے ہوئے دیکھا جائے وہ شہید ہو جاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ میرے لئے اچھا ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب بھی مجھے کسی قسم کے زیور پہنے ہوئے دیکھا جائے تو وہ میرے لئے اچھا ہوتا ہے اسکی سمجھ نہیں آئی۔ کیونکہ شہادت تو انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔

(۳) ایک تیسرا خواب کل ہی رات کو دیکھا ہے کہ میں سو رہا ہوں کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اُٹھو اندر سے دروازہ بند کر لو خطرہ ہے میں اُٹھا تو دروازہ کھلا تھا اور پردے پڑے ہوئے تھے۔ میں پردے ہٹا کر پٹ بھیڑنے لگتا ہوں تو دیکھا کہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی پاس کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ خیر منگواگے نہ جاؤ۔ یعنی آگے ہو کر اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالو مگر اُن کی ان سنی کر کے آگے ہو کر دروازہ بند کر دیتا ہوں اس پر آنکھ کھل گئی تو جاگتے میں پھر مولوی صاحب کی آواز سنائی دی کہ ''آؤ خدا توں خیر منگیئے''۔

خاکسار کے متعلق رویا کہ صبر کے بعد بشارت کی خبر

خط نمبر 146: 1972ء

'' کچھ رویا ایسے دیکھے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھی ان دنوں صدقہ خیرات کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے رویا کو منذر تو نہیں کہہ سکتا البتہ صبر کے بعد بشارت کی خبر ہے''۔

یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صبر نہ آزمائے

خط نمبر 146: 1972ء

''چونکہ انسان کمزور ہے اسلئے اسکو چاہیے کہ ہر وقت یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ صبر آزما امتحان میں نہ ڈالے اور بغیر امتحان ہی عفو سے کام لیکر بچالے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلعم فداہ روحی ایک رات حضرت علی کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں کہ خدایا صبر عطا فرما جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمارے حضور صلعم نے انہیں نصیحت فرمائی کہ صبر نہ مانگو کہ یہ آزمائش کو دعوت دینا ہے بلکہ عفو مانگو''۔

دوست احباب کو پریشانیاں پیچھا کر رہی ہیں

خط نمبر 152: 1972ء

''میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب تو عفو کا معاملہ فرمائے کہ دکھوں کا زمانہ بہت لمبا ہوگیا۔۔۔ مبارک۔۔۔ کا قریباً ایک سال سے خط نہیں آیا تھا۔ میں نے ایک دوست کو لکھا کہ ان کو کہیں کہ خط لکھیں ان کا جواب آیا ہے کہ مبارک کو پیغام پہنچا دیا تھا اس نے کہا ہے کہ جو پریشانیاں پاکستان سے امریکہ لائی تھیں یہاں بھی پیچھا کر رہی ہیں جس کی وجہ سے خط نہیں لکھ سکا (یا نہیں لکھ سکتا) اللہ تعالیٰ رحم فرمائے''۔

دعا کا جواب

خط نمبر 154: 1972ء

عزیزم عالم درانی جو کہ پاک فوج کے آفیسر تھے اور 1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں تھے ان کے متعلق فکرمندی تھی تو حضرت میاں صاحب نے اس بارے میں دعا اور توجہ کی۔

''تو آواز آئی کہ کسی شخص نے پہلے سلام کیا پھر یہ الفاظ کہے کہ ''وہ وہاں قید میں ہیں''۔

نوٹ: از ناقل۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ یہ خبر درست نکلی۔

بنگالہ کے حالات بگڑنے پر نظارہ

خط نمبر 156: 1972ء

''بنگالہ کے حالات جب بگڑے تو میں نے ایک نظارہ دیکھا تھا جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان کے لوگ سنبھل جائیں تو اللہ تعالیٰ ہندوستان میں وہی حالات پیدا کر دے گا جو ہندوستان نے پاکستان میں کئے تھے''۔

بعض اوقات ایسی کیفیت کہ گویا آخری لمحات ہیں

خط نمبر 159: 1972ء

''میری صحت کچھ بہتر ہو کر پھر خراب ہوگئی ہے بہت علاج کے باوجود بلڈ پریشر نیچے نہیں آ رہا۔ سخت قسم کے اوہام میں گھرا ہوا ہوں سب سے بڑھ کر یہ کوئی تسلی بھی نہیں مل رہی نظر آسمان کی طرف رہتی ہے اللہ تعالیٰ بخشش، مغفرۃ اور ضوان عطا فرمائے اور میرے گناہوں سے درگزر فرمائے آپ بھی ان دنوں میری صحت کیلئے بہت دعا کریں تا کہ کسی کو شماتت کا موقعہ نہ ملے۔ بعض اوقات ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری لمحات ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ برکتوں والی زندگی عطا فرمائے اور بدخواہوں کو خوشی نصیب نہ ہو۔ بہت پریشان ہوں اسلئے اُمید کرتا ہوں کہ بہت دعا کریں گے جزاک اللہ''۔

خدشہ کہ صحت کی کمزوری سے شکرگزاری میں کمی نہ آجائے

خط نمبر 160: 1972ء

''میری صحت اچھی نہیں پچھلے تین ماہ میں شائد دو چار دن ہی طبیعت اچھی رہی ہو پیٹ کی تکلیف میں افاقہ کے باوجود اختلاج قلب اور قبض بہت تیز ہے۔ تھوڑی سی حرکت سے سانس تیز ہو جاتا ہے اور دھڑکن تیز تر کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا وجہ ہے۔ غالباً اتنا لمبا عرصہ Stress کا اور ہر وقت کی کوفت اور فکر کا جو گزرا ہے اور ختم ہونے میں نہیں آتا اس کا غیر شعوری اثر اعصاب پر ہے۔

یہ بہت شکر کا مقام تھا کہ باوجود انتہائی صبر آزما حالات کے صحت پر اثر نہ تھا اور قوت برداشت قائم تھی مگر اب یہ خوف بھی ہے

کہ صحت کی کمزوری کی وجہ سے کہیں شکر گزاری کے جذبہ میں کمی نہ آجائے اور قوت برداشت جواب نہ دے جائے صبر آزما حالات میں مضبوط اعصاب کی بہت ضرورت ہوتی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے''۔

خاکسار سے خاص نسبت ہے

خط نمبر 162: 1972ء ''آپ کیساتھ خاص نسبت ہے''۔

خاکسار کی محبت بے لوث پاتا ہوں

خط نمبر 177: 1973ء

''جہاں تک میری ناچیز عقل اور سمجھ کام کرتی ہے اور جہاں تک میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ کی محبت کو بے لوث پاتا ہوں۔ اس میں کوئی فتنہ اور فساد نہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو تعلق کا اظہار کرتے ہیں مگر اس میں کھوٹ ہوتا ہے محض للہ وہ چیز نہیں ہوتی بلکہ وہ کیفیت ہوتی ہے جس کو محاورہ میں حب علی نہیں بُغضِ معاویہ کہتے ہیں بہر حال چونکہ آپ کے متعلق حسن ظن ہے اسلئے آپ ہی سے دعا کیلئے کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس ناچیز کیلئے خاص دعا کریں اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں رسوائی سے بچائے میری بیوی پر بھی اور بچوں پر بھی رحم فرمائے۔ ایک بچہ دو تین ماہ میں انشاء اللہ پیدا ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے دین محمد کا جانثار سپاہی بنائے رسول اللہ صلعم کے کفش برداروں میں شامل ہو''۔

خاکسار کیلئے بہت دعا

خط نمبر 179: 1973ء

''آپ کیلئے بہت کثرت سے دلی تڑپ سے دعا ہوتی ہے۔ اس حد تک کہ شائد آپ کو یاد دہانی کی بھی ضرورت نہ ہو۔ نبی پیارے کے مقاصد کے بعد اور اپنی بخشش کی دعا کے بعد بہت کم لوگ ہونگے جن کیلئے اتنی دعا ہوتی ہے۔ جتنی آپ کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اپنا طالب بنائے راضی ہو جائے''۔

محبت کی انتہائی قدر ہے

خط نمبر 185: 1974ء

''یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آپ مجھے بہت عزیز ہیں اور آپ کی محبت کی انتہائی قدر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ پر بھی اور مجھ پر بھی اور ہمارے اہل وعیال پر بھی اپنی عنایت کی خاص نظر فرمائے۔۔۔۔۔۔میری اپنی صحت کی حالت نا گفتہ بہ ہے آپ کے اخلاص محبت اور وفا سے بہت اُمید ہے کہ خاص دعا کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ آپ کی پناہ ہو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر دے کہ اس ناچیز سے محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں۔دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت اور نافع الناس زندگی بخشے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیقات عطا فرمائے ہم سب بیکسوں اور ناچیزوں پر نظر عنایت فرمائے''۔

سخت اختلاج کی تکلیف

خط نمبر 189: 1974ء

''میری صحت کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہو رہی رات سے سخت اختلاج کی تکلیف ہے۔تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد شدید گھبراہٹ کا دورہ ہو کر ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے اور سانس میں دقت معلوم ہوتی ہے۔دعا کریں اللہ تعالیٰ بخش دے عفو کا معاملہ فرمائے شماتت سے بچائے''۔

خواب میں آیات کا ورد

خط نمبر 195: 1974ء

''میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آیات قرآنی فاجعل افئدةً من الناس تهوی الیهم والرزق هم من الثمرات لعلهم یشکرون پڑھ رہا ہے''۔

ایوبی دور کے خاتمے کیلئے دعا

خط نمبر 208: 1975ء

''میری اپنی صحت بھی پھر بہت خراب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے
۔رب انی مسنی الضروانت الرحم الرٰحمین ۔
اللہ تعالیٰ اب ایوبانہ زندگی کے صبر آزما دور کو ختم کر دے''۔

خیال تھا 1974 کے مصائب کے طوفان سے نصیحت حاصل کریں گے

خط نمبر 210: 1975ء

''جب تک صحت قدرے اچھی تھی حالات قابل برداشت رہے مگر اب تو صحت بھی جواب دے گئی۔۔۔۔۔۔۔صحت کی خرابی کوئی کام بھی نہیں کرنے دیتی کہ کوئی تحریر اور تصنیف کا کام کروں مزید برآں جماعتی حالات ہیں، نمعلوم اصلاح احوال کی کیا صورت ہوگی۔خیال تھا کہ مصائب کے اس طوفان سے نصیحت حاصل کریں گے مگر اس سفر میں بہت دکھ ہوا کہ نمازوں سے بہت غفلت دیکھی اور یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو بے نماز ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون نماز ہی نہیں تو پھر کیا رہ گیا بے پردگی بھی انتہا کو پہنچ گئی ہے اور یہ پچھلے ایک دو سال میں ہوا ہے۔ربوہ میں بھی باہم بہت لڑائیاں جھگڑے سننے میں آئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔دعا کریں اور مولیٰ کریم سے التجاء کریں کہ تسلی کے کلمات سے نوازے اور اپنی جماعت کو انتہائی طور پر پاک کرے اور ہم میں سے ہر ایک کو حق پرست بنادے۔ہم میں سے ہر ایک اپنے مولا کریم کا خاص بندہ اور نبی پاک محمد مصطفیٰ صلعم کا سچا متبع اور غلام ہو جائے''۔

زندگی بے مقصد معلوم ہوتی ہے

خط نمبر 214: 1976ء

''کئی قسم کی نئی پریشانیوں نے گھیر رکھا ہے کبھی تو دل بہت ہی گھبراتا ہے کہ نہ معلوم وہ کونسے گناہ ہیں اور اعمال کی کونسی شامت کہ اتنا لمبا عرصہ گزرنے کے بعد بھی دور ابتلاء ختم ہونے میں نہیں آتا زندگی بے مقصد اور بے فائدہ سی معلوم ہوتی ہے ان دنوں دعا میں کچھ زیادہ زور لگائیں''۔

اللہ تعالیٰ کے قرب ورضا کی خوشبو

خط نمبر 218: 1976ء

''آپ کی رویا مبشر ہے اللہ تعالیٰ جلد اپنے فضلوں سے رجوع کرے۔اُسکے قرب و رضا کی خوشبو اگر لمحہ بھی نہ پاؤں تو جان نکلنے لگتی ہے''۔

خاکسار کے ایک مبشر رویا کے جواب میں روح القدس کے نزول کا ذکر

خط نمبر 219: 1976ء

''میں نے بھی چند دن ہوئے ایسا ہی دیکھا ہے المومن یریٰ و یریٰ لہ' دیکھا کہ بعض بزرگ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ایک امریکن سفید فام عورت بھی ہے بات حضرت مسیح علیہ السلام پر روح القدس کے کبوتر کی شکل میں نازل ہونے کی ہو رہی ہے۔میں اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہوں doves they are here جمع کا صیغہ استعمال کیا مگر خیال یہی ہے کہ روح القدس کا نزول مراد ہے۔
واللہ اعلم''۔

تعلقات کے اصول اور آداب

خط نمبر 221: 1976ء

''تعلقات بہت قسم کے ہوتے ہیں اور ہر تعلق کے بعض اصول و آداب ہوتے ہیں جنکو موجودہ اصطلاح کی رو سے Protocol کہتے ہیں جب کسی سے تعلق دین کی وجہ سے ہو یعنی اسکو اہل اللہ میں سے سمجھ کر تعلق قائم کیا جائے تو پھر اس رشتہ اور نسبت کا خیال رکھنا چاہیئے اور اسکے مناسب آداب ملحوظ رکھنے چاہیں خواہ وہ انسان کتنا ہی ناچیز اور بے حیثیت اور بے کار ہی کیوں نہ ہو،آج کل مجھ پر عجیب وغریب کیفیت طاری ہے اسکو صوفیا کے وجد یا وجود سے تمثیل دے سکتے ہیں اس کیفیت میں استغنا بہت ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت غنی کا عکس اور وہ بندہ جس پر یہ کیفیت حقیقی طور پر طاری ہو اسکو کسی بات یا کسی شخص کی پرواہ نہیں ہوتی''۔

غریب لوگوں کی تمنا

خط نمبر 221: 1976ء

"مجھے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا۔

ترىٰ اعینهم تفیض من الدمع حزناً الا یجدوا ماینفقون اور تفہیم اسکی یہ ہوئی کہ بہت سے غریب لوگ اس ناچیز سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں اور روتے ہیں کہ کوئی خدمت نہیں کر سکتے"۔

اللہ کی طرف سے بشارت

خط نمبر 221: 1976ء

"اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ اس خطار کار اور عاصی کو اپنے حبیب کی محبت کے صدقہ میں ہمیشہ کیلئے ہر قسم کے نفاق سے پاک رکھے گا (انشاءاللہ) میرے نزدیک یہ بہت بڑی اور غیر معمولی بشارت ہے"۔

ہوائی جہاز کا سفر اور معجزانہ تحفظ

خط نمبر 223: 1976ء

حضرت میاں صاحب کراچی سے فیصل آباد بذریعہ ہوائی جہاز جا رہے تھے کہ جہاز میں کوئی بڑی خرابی پیدا ہوگئی۔ تاہم بفضل تعالیٰ جہاز واپس کراچی ایئرپورٹ پر اُتر گیا مسافر ایک انجینئر سے پوچھ رہے تھے کہ جہاز میں کیا خرابی تھی اس نے جواب دیا کہ یہ تو میں نہیں بتا سکتا ہے کہ کیا خرابی تھی میں اتنا جانتا ہوں کہ جہاز پر کوئی خدا کا بندہ سفر کر رہا تھا جسکی خاطر اللہ نے جہاز بچالیا ورتم سب کی جان بچ گئی، حضرت میاں تحریر فرماتے ہیں۔

"اسکی یہ بات جو میرے دل کی آواز تھی سن کر جذبات کا یہ عالم تھا کہ جی چاہا کہ بلند آواز سے خدا کی قسم کھا کر لوگوں کو بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کس بندے کی خاطر عنایت فرمائی، پھر اس خیال سے خاموش رہا کہ شائد نا اہلوں میں بات کرنا میرے مولا کو پسند نہ آئے"۔

شیخ نجدی کی خباثت

خط نمبر 224: 1976ء

''عزیزم مبشر کے خط سے شیخ نجدی کی خباثت کا علم ہوا سیعلم الذین ظلمو ایّ منقلب ٍ ینقلبون ۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی غیرت کو چیلنج کرتے ہیں میں تو اس سے بھی کمتر اور حقیر تر ہوں جتنا یہ لوگ کہتے اور سمجھتے ہیں ۔میری پستی اور نالائقی اور خطا کاری کا تو کوئی تصور میں بھی نہیں لا سکتا ۔میں ہی جانتا ہوں کہ میں کتنا گناہ گار ہوں یا پھر میرا رب جانتا ہے مگر یہ میرے اور میرے رب کے درمیان ہے ۔اگر وہ میری نالائقیوں اور ناسپاسیوں اور بے باکیوں کے باوجود نظر عنایت رکھتا ہے تو کون ہے اسکی عظمت اور جلال کے بالمقابل کھڑا ہو جائے اور اگر ہوتا ہے تو پھر اس سے لڑے مجھ میں تو کسی سے لڑنے کی بھی طاقت نہیں میں تو کسی کی گالی کے جواب میں اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ میاں گالی دینا شریفوں کا وطیرہ نہیں انالله وانا الیه راجعون''۔

خاکسار کے خط کا انتظار

خط نمبر 225: 1976ء

''اپنی مسلسل بیماری کی وجہ سے پریشان چلا آرہا ہوں آپ کے خط کا انتظار تھا اس سے تسلی ہوتی ہے مگر آپ کے اس خط سے پریشانی اور بھی بڑھ گئی ہے ۔اس خیال سے بہت قلق رہتا ہے کہ خدانخواستہ وفات ایسے وقت میں ہو کہ کوئی خاص خدمت انجام نہیں دے سکا اور دشمنی رکھنے والوں کے لئے شماتت کا موجب ہو۔استغفر الله ربی من کل ذنبٍ واتوب الیه دعا کریں''۔

الیکشن 1977ء نتائج پر تشویش

خط نمبر 227: 1977ء

''الیکشن کے حالات بھی پریشان کن ہیں ربوہ میں پیپلز پارٹی کی طرف سے لاؤڈ اسپیکر پر یہ اعلان کیا گیا کہ جماعت احمدیہ نے پیپلز پارٹی کی تائید کا فیصلہ کیا ہے ۔اسی دن بھٹو نے نہایت دریدہ دہنی کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے ۔حالات کچھ اچھے نہیں شہروں میں جس طرح سے اپوزیشن کی تائید میں جوش پیدا ہو رہا ہے اس سے انارکی کا خوف ہوتا ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم فرمائے ۔ہمارے وطن کو اپنے عذاب سے بچائے اور صرف اُن پر عذاب نازل ہو جو ائمۃ الکفر ہیں''۔

ساری زمین پر میرا کوئی نہیں

خط نمبر 228: 1977ء

''بعض دفعہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس ساری زمین پر میرا کوئی بھی نہیں ایک بھی نہیں نہ بھائی نہ بہن نہ کوئی اور عزیز لیکن اگر خدا میرا ہو جائے تو پھر کیا پرواہ ہے مگر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں اور گناہوں سے ڈر لگتا ہے رب اغفر والرحم وانت خیر الرّٰحمین''۔

پریشان خواب کا دیکھنا

خط نمبر 232/A: 1977ء

''کل ہی رات کو دو پریشان خواب دیکھے ہیں ایک تو دیکھا کہ عزیزم صمد کو کسی معمولی سی بات پر کوڑے لگوائے گئے ہیں اور اسی کوڑے اپنے سامنے لگوائے ہیں اور مجھے اُسکی دردناک چیخوں کی آواز آرہی ہے اور میں اس ظلم پر بہت ہی دکھ محسوس کر رہا ہوں اسی کوڑوں کی تعداد سے پریشانی ہوتی ہے کیونکہ یہ بہتان کی اسلامی سزا ہے''۔

دعا کریں مولا بے عمل اور بے حساب ہی بخش دے

خط نمبر 234: 1977ء

''آپ کو نصیحت کرنا میرا حق ہے اور محبت کی راہ سے ایسا کرتا ہوں اُمید ہے برا نہیں مناتے ہونگے۔ میرے نام کے خط میں آپ کے یہ الفاظ جو کہ ''اللہ تعالیٰ میرا استغفار اور درود وسلام اور دعائیں بھی قبول فرمائے''۔ روحانی نگاہ سے مجھے زیادہ پسند نہیں آئے ہم اور ہمارے اعمال اور ہمارا درود وسلام کیا ہے اور کیا حقیقت رکھتا ہے اسکی عنایت اور توفیق ملتی ہے یوں کہا کریں کہ مولا بے عمل اور بے حساب ہی بخش دے اور اپنے رسول پاک پر درود وسلام انتہائی محبت سے بھیجنے کی توفیق وسعادت بخش اور خود ہی دعا کروا اور خود ہی قبول بھی کر۔ اس مضمون کو مختصر لکھا ہے مگر قابل غور ہے''۔

اجابت کے وقت کی دعا

خط نمبر 234: 1977ء

''گزشتہ جمعہ کے وقت خیال آیا کہ اجابت کا وقت ہے تو یہی دعا کی کہ قبولیت دعا کا نشان عطا فرمارات کو دیکھا کہ مجیب سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے سہارا دے کر چلاؤ پہاڑی راستہ اور پاؤں میں تکلیف معلوم ہوتی ہے تو مجیب نے سہارا دیا۔ سو ہمارا سہارا تو وہی قریب و مجیب ہے''۔

1977ء میں حضرت خلیفہ ثالث کے خطبوں پر کہ آئندہ مجدد نہیں آئیں گے اظہار خیال

خط نمبر 236: 1977ء

''تاہم معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پبلک میں تو کوئی خاص ہیجان نہیں البتہ خطبے اور الفضل کے بعض مضامین مجلس تحفظ ختم نبوت کی نسبت لئے ہوئے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے''۔

یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ انسان جھوٹ کی پلیدی سے بچایا جائے

خط نمبر 236: 1977ء

ایک معاملہ میں حضرت میاں صاحب نے خاکسار کو تحریر فرمایا ''اسکو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھیں کہ آپ کے خلاف جھوٹ بولا گیا آپ نے جھوٹ کی پلیدی پر منہ نہیں مارا۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ اُس کا بڑا فضل ہے کہ انسان جھوٹ کی پلیدی سے بچایا جائے''۔

1977ء میں ہمارے اخراج کے اعلان کے سلسلہ میں صبر و تحمل کی تلقین فرمائی اور نصیحت کی کہ اس مسئلہ کو کبھی بھی ذاتی نہ سمجھیں

خط نمبر 236: 1977ء

مزید لکھا ’’ مجھے اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی کہ جو انسان ذات سے بالا ہو کر جماعتی اُمور پر نظر کر سکے اسکو صدیقوں والا ایمان عطا کیا جاتا ہے‘‘۔

حقیقی محبت کا ثبوت

خط نمبر 237: 1977ء

’’حقیقی محبت سگے اور سوتیلے اپنے اور غیر کا یہاں ہی امتحان ہوتا ہے جس کی محبت اوپری ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے نہیں تو پھر کسی کو نہ ملے توڑ و تباہ کرو۔ جس کے جگر میں ہوک ہوتی ہے جس کا جگر گوشہ ہوتا ہے وہ کہتا ہے جیتا رہے خواہ میری آنکھوں سے دور‘‘۔

اللہ کی طرف سے تسلی آمیز بشارت

خط نمبر 237: 1977ء

’’آج میرے بادشاہ کی طرف سے تسلی آمیز بشارت ملی۔ دیکھا کہ ایک کاغذ دیا گیا جس میں کچھ کلمات لکھے ہیں جو خداوند تعالیٰ نے اس ناچیز کو مخاطب کر کے کہے ہیں ایک فقرہ یاد رہا کہ انّک انت الاعلیٰ (یہ صرف آپ کے لئے لکھا ہے ورنہ حاسد اور بھی حسد میں بڑھ جاتے ہیں)‘‘۔

حضرت مسیح موعود کے فرمودہ پر توجہ دلانا

خط نمبر 239: 1977ء

’’کئی دن سے خیال آ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمودہ کی طرف جو غالباً توضیح مرام میں ہے توجہ دلاؤں۔

مبارک ہیں وہ قیدی جو دعا کرتے تھکتے نہیں کہ ایک دن زندان سے نجات پائیں گے۔ یہ ساری عبارت نکال کر دیکھیں اور بار بار پڑھیں آپ بھی زندانی ہیں نفس کے بھی اور حالات کے بھی۔ دعاؤں میں سست نہ ہوں دعا کرتے نہ تھکیں۔ بہت

دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں‘‘۔

گریہ وزاری کی ضرورت

خط نمبر 240: 1978ء

’’چند نہایت ضروری اُمور ہیں جن کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔ پہلے بھی کہا تھا کہ گریہ اور بہت گریہ کی ضرورت ہے کوئی رات ایسی نہیں ہونی چاہیے کہ سجدہ گاہ تر نہ ہو کوئی صبح ایسی نہیں ہونی چاہیے کہ استغفار کی کثرت نہ ہو کوئی لمحہ ذکر الٰہی کی کثرت سے خالی نہیں ہونا چاہیے درود اور بہت درود اور بہت محبت کے ساتھ درود اور بڑے درد کے ساتھ پاک نبی کے احسانوں کو یاد کر کے تر آنکھوں کے ساتھ درود، اسکے نتیجہ میں جو بے انتہا برکات ملیں گی ان میں ایک کم گوئی بھی ہے جو بہت ضروری ہے۔ میرے ماں باپ رسول عربی صلعم پر قربان ہوں کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص آپ پر سچے دل سے اور محبت بھرے دل سے درود بھیجے اور محمدؐ کا رب اُسے بھول جائے بشارت ایمانی میں کمی نہ آنے پائے کسی بھی صورت میں تلخی پیدا نہ ہو۔‘‘

خاکسار کی اصلاح احوال کیلئے نصیحت

خط نمبر 252: 1978ء

’’دل میں بار بار یہ آتا ہے کہ اصلاح احوال اور استغفار کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ یہ بھی خیال آتا ہے کہ آپ کو اس طرف توجہ دلاؤں کہ اگر معافی کے لئے لکھیں تو مناسب ہے۔ شائد یہی راہ مولا کریم کو راضی کرنے کی ہو‘‘۔

خاکسار کا نصیحتِ بالا پر عمل

خط نمبر 253: 1978ء

’’آپ کا خط ملا تھا جزاک اللہ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بہت زیادہ تواضع اور تذلل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت ہی زیادہ اسی میں برکت ہے اصل بات اور اصل مدعا تو یہی ہے کہ وہ رب اکبر کس طرح

راضی ہو جائے۔ نہ معلوم آپ کے خط کا کوئی جواب ملا یا نہیں۔ بہرحال آپ نے لکھ دیا اور اچھا کیا‘‘۔

حضرت امام حسینؑ سے نسبت

خط نمبر 256: 1978ء

’’کچھ دن ہوئے خواب میں دیکھا کہ ایک شیعہ ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ لوگ آل رسول سے محبت رکھتے ہیں۔ میں اُسے جواباً کہتا ہوں کہ کیوں نہ ہو مجھے تو امام حسین علیہ السلام سے نسبت بھی ہے اسکا وہ کچھ برا مناتا ہے تو میں اُس کو سمجھاتا ہوں کہ دیکھو غلامی بھی ایک نسبت ہوتی ہے‘‘۔

جلسہ سالانہ 1978ء میں شرکت پر پابندی لگائے جانے پر دلداری

خط نمبر 256: 1978ء

’’آپ کے دو خط ملے۔ آپ کے اس فقرہ سے بہت دل دکھا کہ پانچ دن کی چھٹیاں ہیں مگر سمجھ نہیں آرہی کہ کہاں جائیں۔ اس فقرہ میں جو درد ہے اسکو میرا دل ہی سمجھ سکتا ہے۔ صبر کریں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں آل رسول کے مصائب کا خیال کریں وہ تو قریب قریب معصوم تھے اُن کے ساتھ کیا ہوا‘‘۔

عزل خلافت کا تصور انتہائی گندہ اور ناپاک ہے

خط نمبر 258: 1979ء

’’عزل خلافت کا تصور انتہائی گندہ اور ناپاک ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس لفظ سے انتہائی کراہت ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی یہ بات انتہائی مکروہ ہے۔ مجھے یاد آیا مجھے ایک دفعہ دکھایا گیا کہ بعض لوگ جواب تک مقرب سمجھے جاتے ہیں ایسی بات کرتے ہیں تو میں اُنہیں کہتا ہوں کہ اگر تم نے ایسی بات کی تو میں تمھارا مقابلہ کروں گا اور بڑی سختی سے مقابلہ کروں گا‘‘۔

جماعت میں سب آپ سے محبت کرتے ہیں آپ کا اپنا خاندان ہی آپ کا دشمن ہے
ایک سندھی دیہاتی احمدی کی رائے

خط نمبر 264: 1979ء

''میں لاہور گیا ہوا تھا واپسی پر آپ کا خط ملا۔ایک شادی میں شرکت کیلئے گیا تھا جمعہ بھی وہیں پڑھا تھا۔ بہت مدت کے بعد لاہور کے احباب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔جس محبت سے لوگ ملے اور خصوصاً جس محبت سے وہاں راستہ میں کھڑی احمدی خواتین نے مجھے اور میرے بچوں کو دعائیں دی ہیں ان کا بہت اثر ہے میں تو اس قابل نہیں کہ اس محبت کا کوئی بدلہ اُتار سکوں۔اللہ تعالیٰ ہی سب بھائیوں کو جزائے خیر دے اور ان کی جزا ہو۔لاہور جانے سے قبل ایک سندھی احمدی دوست کا جو اکیلے ہی اپنے علاقے میں احمدی ہیں خط ملا تھا۔انہوں نے ایک بات کے ضمن میں لکھا تھا کہ جماعت میں کوئی آپ کے خلاف نہیں سب آپ سے محبت کرتے ہیں آپ کا اپنا خاندان ہی آپ کا دشمن ہے۔ایک معمولی تعلیم معمولی حیثیت کے دیہاتی سندھی جو پنجاب اور مرکز اور بڑی جماعتوں سے کافی دور ہے یہ بات سن کر تعجب بھی ہوا اور دکھ بھی اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے۔ جہاں یوسف علیہ السلام والے حالات میں ڈالا ہے تو یوسفی کمالات دینا بھی اسکی قدرت سے ہے بعید تو کوئی نہیں یہ اور بات ہے کہ میری اپنی نالائقیاں اور ناشکری حارج ہو جائے۔العیاذ باللہ''۔

خاکسار کو پہلے سے زیادہ مضمحل دیکھا

خط نمبر 280: 1980ء

''اس دفعہ آپ کو پہلے سے زیادہ مضمحل اور پریشان دیکھا بات ہی ایسی ہے اور امتحان حد سے بڑھ گیا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔میری بخشش کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچائے اور رحم کر کے عفو فرمائے۔میرے قویٰ جواب دیتے جا رہے ہیں''۔

پندرہ سال ہوجانے کے بعد بھی برائی بیان کر کے تسکین حاصل کرتے ہیں

خط نمبر 283: 1980ء

''پندرہ سال بڑی لمبی مدت ہے اس عرصہ میں لاکھوں ایسے افراد ہونگے جو مجھے پہچان بھی نہیں سکتے ہونگے صرف نام سنا ہوگا مگر پھر بھی انا کی تسکین کیلئے کوئی نہ کوئی موقع ضروری ہے کہ مجھے اشارۃً اور کنایۃً ہی سہی برا کہہ کر تسکین حاصل کر لی جائے انا للہ وانا الیہ راجعون جو مولا کی مرضی ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہماری کیا حیثیت ہے کہ اسکے کاموں میں چوں و چرا کریں''۔

تفسیر کا کام شروع

خط نمبر 284: 1980ء

'' کچھ عرصہ سے قرآن کریم کی تفسیر کا کام بھی شروع کیا ہے بہت زندگی ضائع ہوگئی ہے۔ پریشانیوں کی وجہ سے اس اہم ترین کام کی طرف تیرہ چودہ سال توجہ نہیں دے سکا اگر کچھ نہ کچھ کرتا رہتا تو شائد دس پارے کے قریب کام ہوجاتا سورۃ المزمل پر ان دنوں کام کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کا کیا ذکر کروں اس چھوٹی سی سورۃ کی تفسیر اتنی لمبی ہوگئی ہے اور ایسے ایسے نکات مولیٰ نے سمجھائے ہیں کہ پہلے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ بہت افسوس ہوتا ہے کہ اگر رب کریم پر بھروسہ کر کے کام کرتا رہتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ زندگی کا بہت سا قیمتی وقت فضول فکروں میں ضائع کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے، عفو فرمائے بہر حال الخیر فی ما وقع اس میں بھی کوئی اس حکیم و خبیر کی مصلحت ہوگی۔''

عزیزہ سارہ امتہ الحفیظ سلمہا کی شادی کے موقع پر مدعو نہ کرنے پر دلداری کیونکہ ہمارے اخراج کا اعلان تھا

خط نمبر 294: 16-11-81:

''ہمارے سید و مولیٰ فداہ ابی و امی کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے ایک شخص کو کچھ مال دیا ایک دوسرے کو نہیں دیا اس فرق کے متعلق آنحضور صلعم کی خدمت میں عرض کیا گیا تو فرمایا کہ بعض اوقات

میں کسی کو کچھ دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا حالانکہ جس کو نہیں دیتا وہ مجھے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔اُمید ہے کہ اس اشارے کو آپ بھی اور آپ کے خاندان کے دوسرے افراد بھی سمجھیں گے اور میری مجبوری اور بے کسی کا احساس کریں گے۔میری مصیبت اور دکھ کے ایام میں جس طرح آپ نے وفاداری کا مظاہرہ کیا ہے اور تبدیلی نہیں آنے دی یہ بات مجھے کسی اور میں کم ہی نظر آتی ہے جزاک اللہ جو کچھ آپ نے کیا وہ خدا اور رسول کی خاطر کیا اور اللہ ہی آپ کو جزا دے سکتا ہے۔میں تو اس قابل نہیں کہ کسی کو اسکے حسن سلوک اور محبت کا کوئی بدلہ دے سکوں ہزار دکھ ہیں اور ہر طرح سے ستایا ہوا ہوں، دکھ اپنے بھی ہیں۔ اپنے بچوں کے بھی اور دوسرے عزیزوں کے بھی جو میرے تعلق کی وجہ سے دکھی اور پریشان حال ہیں۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی اور آپ کی والدہ اور سب عزیز ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں گے خصوصاً ان دنوں میں اور خاص طور پر عزیزہ سارہ امتہ الحفیظ کی شادی کے بابرکت ہونے کیلئے۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو“۔

مشکلات سے رہائی کیلئے اجتماعی دعا کی نصیحت

خط نمبر 309: 1982ء

”آپ سب بھی اگر ہو سکے تو رمضان میں تین دفعہ مل کر اجتماعی دعا کریں سارے بہن بھائی مل کر اجتماعی دعا کریں اور بچوں کو بھی شامل کریں شائد چھوٹے بچوں کی گریہ زاری اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جنبش دینے کا موجب ہو اللہ تعالیٰ ان سازشی دماغوں کو جو سولہ سال سے خناس کی طرح چھپ چھپ کر سازش کے تیر چلا رہے ہیں۔اب اللہ تعالیٰ اُن پر سخت پکڑ کرے اور انہیں گن گن کر پکڑے اور بری طرح ہلاک کرے۔اب تک بددعا سے پرہیز کرتا رہا ہوں اور یہی مناسب بھی تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام تذکرہ میں نظر سے گزرا جسکے بعد یہ خیال آیا کہ ضروری ہے شریروں کیلئے بددعا ہو تا کہ نیک اور صالح بندے امن میں رہیں جن کی اکثریت اور بہت ساری اکثریت ہے“۔

دو رویا کا بیان

خط نمبر 332:1984ء

”شروع اگست میں ایک خواب دیکھا جس کا مطلب یہ ہے کہ روس عربوں اور اس علاقے کیلئے

جس میں پاکستان ہے کوئی گڑ بڑ کرنے کیلئے سازش کررہا ہے جس کا مرکز جنوبی یمن ہے۔اس خواب کے بعد یہ خبریں آئی ہیں کہ بحیرہ احمر میں بارودی سرنگیں پھٹنے سے بہت سے جہازوں کا نقصان ہوا ہے میں اس خواب کی وجہ سے سمجھتا ہوں کہ یہ روس نے کروایا ہے اور عدن کی حکومت کے ذریعہ واللہ اعلم۔

ایک اور خواب میں دیکھا کہ ایک مکان ہے جو کافی خستہ حالت میں ہے خاص طور پر اسکی چھتیں ہمارا بھانجا طاہر شرارت سے ایک بانس لیکر چھتوں کو ڈھوک رہا ہے میں اُسے کہتا ہوں کہ پہلے ہی خوف سے رات کو نیند نہیں آتی کہ کہیں چھت نہ گر جائے تم یہ کیا کررہے ہو اسی طرح اور بعض پریشان کن خوابیں ہیں''۔

ایک دوست کا اہم خواب آپ کے دوبارہ جی اٹھنے کے متعلق

خط نمبر 334: 1984ء

''ایک دوست نے اپنا خواب لکھا ہے کہ انہوں نے میرے متعلق دیکھا کہ میں فوت ہو گیا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرا جنازہ پڑھایا ہے پھر جنازے کے پاس کھڑے ہو کر قم باذن اللہ فرمایا تو میں اٹھ کھڑا ہوا''۔

جماعت کے خلاف ہر طوفان کے پیچھے دجالی طاقتوں کا ہاتھ ہوتا ہے

خط نمبر 337: 1985ء

''میں نے احمدیت کی تاریخ پر غور کیا ہے۔ جماعت کے خلاف جب بھی کوئی طوفان اٹھا ہے اسکے پیچھے دجالی طاقتوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔سب سے پہلے یہ نعرہ کہ احمدی مسلمان نہیں عیسائیوں نے بلند کیا تھا۔عبداللہ آتھم کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباحثہ کی روئداد پڑھیں جو جنگ مقدس کے نام سے مطبوعہ ہے تو حقیقت واضح ہو جائے گی موجودہ فتنہ میں بھی آپ دیکھیں گے جو کچھ ہو رہا ہے حکومت کی طرف سے ہے عوام الناس اس میں باوجود احمدیت کی مخالفت کے کوئی دلچسپی نہیں لے رہے۔۔۔۔۔۔خط لمبا ہو گیا ہے بات یہ ہے کہ جب کسی امر سے پریشان ہوتا ہوں تو اُسکے متعلق آپ کو لکھ دیتا ہوں کہ انسان کیلئے اپنے خیالات کو دبائے رکھنا ایک حد کے بعد ناممکن ہو جاتا ہے۔ چونکہ

کوئی ایسا شخص نہیں جس سے بات کرسکوں اور تبادلہ افکار کرسکوں اسلئے آپ کو لکھ کر اپنے آپ کو ہلکا کرتا ہوں''۔

تفسیر کلام پاک

خط نمبر 337: 1985ء

''کلام پاک کی تفسیر کا کام ان دنوں پھر توجہ سے شروع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ شکر گزاری کی توفیق دے۔ بہت سستی ہوتی رہی ہے بہت زندگی کا قیمتی وقت ضائع کیا اگر لگ کر مسلسل کام کرتا تو اللہ کے فضل سے کم از کم دس پارے کا کام ہو جاتا مگر ابھی تک نصف پارہ بھی نہیں ہوا۔ ایک ایک آیت پر دس دس دن لگ جاتے ہیں اللہ کے فضل سے اُمید ہے کہ اس نے توفیق دی تو جو تھوڑا بہت کام ہوگا انشاء اللہ غیر معمولی اور یادگار رہے گا اور زمانے کی ضرورتوں کے مدنظر ایسی تفسیر جو مسیح پاک علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے تحت مخفی خزائن میں سے ہوگا اور کلام پاک کے شرف کے ظہور میں ناچیز کی خدمت''۔

تفسیر کلام پاک

خط نمبر 338: 1985ء

''سورۃ الانسان کی تفسیر زیر آیت فاصبر لحکم ربک جسکا تیار حصہ آپ کو دکھایا تھا جو غالباً ڈیڑھ سو صفحات کا تھا کل ملا کر تین سو صفحات کے لگ بھگ ہو گیا ہے جی چاہا کہ یورپ جاتے ہوئے ایک یورپین احمدی مسلمان جو قرآن سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں میرے فہم قرآن کے متعلق بھی حسن ظن ہے۔ ان کیلئے بطور تحفہ یہ حصہ ترجمہ کروا کر لے جاؤں مگر کوئی اچھا ذریعہ نہیں ملا ایک صاحب چند صفحات کے ترجمہ پر راضی ہوئے ہیں وہی لے جاؤں گا''۔

تفسیر کلام پاک

خط نمبر 340: 1986ء

''خیال آیا کہ سورۃ نوح کی ایک آیت جس کی آج کل تفسیر کر رہا ہوں اس کا کچھ حصہ آپ کو فوٹو کاپی کروا کر بھجوا دوں دونوں فائدے ہونگے آپ کچھ پڑھیں گے۔ برا نہ منائیں مجھے کچھ عرصہ سے احساس ہے کہ آپ کو

تزکیہ نفس کی طرف ان دنوں کم توجہ ہے اسلئے پڑھیں بھی اور تنقید بھی کریں تنقید مفید اور تعمیری بہت ضروری ہوتی ہے۔ تنقید سے مراد مطالب پر تنقید نہیں بلکہ ان کی ادائیگی کے طریق اور اسلوب کے متعلق تنقید ہے۔ میں مبشر مجعو کہ کا بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے مفید تنقید کی اس سے بہت فائدہ ہوا''۔

تفسیر کا کام رکنے پر depression

خط نمبر 343: 1986ء

'' تفسیر کا کام بھی رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے depression بڑھ گیا ہے۔ بہت زندگی ضائع ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون اب تو جی چاہتا ہے لحہ لحہ خدمت قرآن میں گزر جائے اور قیامت کے دن کی رسوائی سے بچ جاؤں''۔

تڑپ کر خاکسار کیلئے دعا

خط نمبر 345: 1986ء

'' آپ کا خط ملا تھا خط پڑھ کر ایک تڑپ کے ساتھ آپ کیلئے دل سے دعا نکلی ہمیشہ ہی آپ کیلئے دعا کی توفیق ملتی ہے۔ ہمیشہ ہی درد دل سے دعا ہوتی ہے۔ لیکن بعض خاص مواقع بفضل الٰہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ آپ نے میرے درد دل کا اثر لیا بات یہ ہے کہ بعض اوقات یہ امر زیادہ تکلیف کا موجب ہوتا ہے کہ کوئی شخص اُمید لیکر آئے یہ سمجھ کر یہ شخص صاحب حیثیت ہے اسکے ذریعہ خدا تعالیٰ کام بنادے گا اور آگے بالکل بے بضاعت ہو تو اپنے حال پر دکھ ہوتا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ واتوب الیہ۔

آپ نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے آپ کا فکر دور کیا اور عزیز ناجی کیلئے دوا کا بندوبست کردیا۔ میرے لئے بھی کچھ اسی قسم کی دعا کی ضرورت ہے''۔

تفسیر کے کام کے دوران طمانیت

خط نمبر 349: 1986ء

''ان دنوں عجیب حال میں ہوں بیک وقت انتہائی بشاشت اور اطمینان بھی ہے اور سخت کرب و اضطراب کی کیفیت بھی جتنا عرصہ کلام پاک کی تفسیر کا کام کرتا رہتا ہوں حد درجہ طمانیت اور بشاشت رہتی ہے اور باقی اوقات

میں اتنی ہی شدت کے ساتھ کرب واضطراب ۔۔۔۔۔تفسیر کی کاپیاں ختم ہو رہی ہیں اس خیال سے depress ہو جاتا ہوں کہ کہیں کام رک نہ جائے اگر یہ کام نہ ہو تو مجھے تو زندگی بالکل ہی بیکار سی لگتی ہے۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب مرحوم کے تفسیر سے متعلق ریمارکس

خط نمبر 350: 1986ء

آپ نے تفسیر کا کچھ حصہ ''چوہدری ظفراللہ خان صاحب مرحوم ومغفور کو بھجوایا تھا۔انہوں نے دو تین دن میں دیکھ لیا بلکہ لکھا کہ ایک دفعہ شروع کر کے ہاتھ سے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے''۔

۔۔۔۔''میں خود تو اللہ تعالیٰ کی عنایت کو اس صورت میں دیکھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ نکات معرفت حاصل ہو رہے ہیں واللہ اعلم''۔

رویا میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب مرحوم کا تفسیر کے متعلق استفسار

خط نمبر 355: 1987ء

''خواب میں دیکھا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب مرحوم ملے ہیں وہ تفسیر کے کام کے متعلق پوچھتے ہیں میں جواباً کہتا ہوں میرا یہ کام Inspiration پر منحصر ہے اس خواب سے بھی بہت خوشی ہوئی فالحمد للہ''۔

حقوق کا مطالبہ دینی فرائض میں سے ہے

خط نمبر 362: 1987ء

''میرے نزدیک حقوق کا مطالبہ کرنا دینی فرائض میں سے ہے۔ان مولویوں کا قائل نہیں جو کہتے ہیں کہ فرائض ادا کرو اور حقوق کا مطالبہ نہ کرو یہ غالباً بنواُمیہ کے زمانے کی بدعات میں سے ہے غالباً سورۃ النساء کی آیت ۳۲ سے استدلال کرتے ہیں واسئلو اللہ من فضلہ حالانکہ یہاں سوال سے مراد صرف زبانی مانگنا نہیں بلکہ حسب حیثیت ومنصب ومقام ہمت سے اور محنت سے حقوق کا طلب کرنا بھی ہے چنانچہ اس سے پہلے اکتساب کا لفظ

ہے۔یعنی کسب اور محنت کے ذریعہ خداداد طاقتوں سے کام لیکر فضل طلب کرو اور پھر ساتھ ساتھ دعا کرو‘‘۔

طبیعت بہت مضمحل اور افسردہ ہے

خط نمبر 366: 1987ء

’’طبیعت ان دنوں بلکہ اس وقت سے جب آخری بار کراچی گیا بہت مضمحل اور افسردہ ہے کبھی کبھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی اس بھری دنیا میں میرا کوئی بھی نہیں دعا کریں وہ نہ چھوڑے وہ نہ ناراض ہو۔ کاش میں بھی روح کی صداقت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں کہہ سکوں میں اکیلا ہوں پر خدا میرے ساتھ ہے‘‘۔

بیٹے کیلئے رشتہ نہ ملنے پر شدید صدمہ

خط نمبر 371: 1988ء

’’یہاں آتے ہی ایک شدید صدمہ پہنچا صمد کیلئے ایک جگہ رشتہ کا لکھا تھا انہوں نے بھی انکار کر دیا یہ تیسری ناکامی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور مزید آزمائشوں سے بچائے آلِ بیتِ نبوی پر کتنے مصائب کے پہاڑ ٹوٹے لیکن باہم خاندانی مناقشات نہ تھے کم از کم بچوں کے رشتوں کے بارے میں آزمائش تو تاریخ سے ثابت نہیں۔ بہرحال جو مولیٰ کی مرضی گر وہ ذلت پہ ہو راضی اس پر سو عزت نثار بہرحال دکھ ہونا طبعی امر ہے اللہ تعالیٰ عفو و معافات کا معاملہ فرمائے۔‘‘

انشاءاللہ آپ کی تفسیر۔ ابتک کی تفاسیر میں مفید اضافہ ہوگا

خط نمبر 379: 1988ء

’’اللہ چاہے اور اسکی اشاعت کی توفیق عطا فرماوے تو اللہ کے فضل سے امید ہے کہ یقیناً تفاسیر میں ایک مفید اضافہ ہوگا اور کئی پہلو سے غیر معمولی بھی بعض مباحث مثلاً قرآن کریم کا علمی معجزہ عہد حاضر کے تقاضوں اور آج کے معاشرہ کے بظاہر لاینحل مسائل کا حل اصول تفسیر وغیرہ جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھے ہیں دوسری تفاسیر

میں نہیں ملتے اسکے علاوہ میں نے اسلام کے علمی ورثہ کے تسلسل کو بھی قائم رکھا ہے یعنی صحابہ رضوان اللہ علیھم سے لیکر آج تک کی ساری تفاسیر کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے جو یقیناً غیر معمولی ہے بعض تفاسیر میں اسلام کے دور اول سے استفادہ نہیں۔ بعض میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفاسیر سے استفادہ نہیں۔۔۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اشاعت کے سامان فرمائے''۔

آج کل بہت دکھی ہوں

خط نمبر 386: 1989ء

''آج کل بہت دکھی اور پریشان ہوں دعا کریں اللہ تعالیٰ ضائع نہ فرمائے اور رسوائی اور ذلت سے بچائے اپنے خاص فضل سے کامیاب زندگی اور اعلیٰ خدمات دینیہ کی توفیق دے کر دنیا سے اُٹھائے رب ھب لی حکماء والحقنی باالصالحین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین واجعلنی من ورثة جنت النعیم اس رحیم ومہربان قادر ومقتدر سے کیا بعید ہے دعا ضرور کریں''۔

خدمت دین سے محرومی کا دُکھ

خط نمبر 388: 1989ء

''میرے لئے آپ دعا کرتے ہی ہیں بہت دعا کی ضرورت ہے وہ میرا مہربان رب میری ذلت ورسوائی اور دنیا کی نظر میں حقیر ہونے کی حالت رحم فرمائے اور خدمت دین سے محرومی کو دور فرمادے یہ بڑا دکھ ہے بڑا غم ہے جس کے بیان کیلئے الفاظ نہیں''۔

ان دنوں پہلے سے زیادہ توجہ سے دعاؤں کی تحریک

خط نمبر 404: 1991ء

''آپ نے ہمیشہ مجھ سے ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھ تعلق رکھا اور نباہا اللہ تعالیٰ ہی آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔ ان دنوں پریشانی اتنی ہے کہ سوائے ایک قدرتوں والی پاک ذات کے کوئی مدد نہیں کرسکتا اسکی بخشش اور رحمت ہی ہے جو بگڑی کو بنا سکتی ہے امید ہے کہ آپ ان دنوں پہلے سے زیادہ توجہ سے دعا کریں گے امتہ القیوم اور بچوں

سے بھی کہیں اپنے بھائیوں سے بھی۔۔۔۔۔۔۔ایک ضروری اورتاکیدی امر یہ ہے طیب کی والدہ کے اپریشن کے ضمن میں بہت سی مشکلات ہیں دو بچوں کی شادیاں ہیں مالی مشکلات ہیں۔میری اپنی صحت ایسی ہے کہ کہیں باہر جانا تو کیا گھر سے باہر بازار تک جانے کی ہمت نہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ بغیر اپریشن کے صحت اور زندگی عطا فرمائے نیز اس بارے میں استخارہ کریں کہ اگر اس پاک کی تقدیر میں اپریشن ہی صحت کا ذریعہ ہے تو اُسکے لئے شرح صدر عطا فرمائے اور سارے سامان اپنی جناب سے کردے''۔

بہت افسردہ ہوں۔اللہ تعالیٰ مصائب دور کردے

خط نمبر 405: 1991ء

''بہت افسردہ ہوں بہت دعا کرتا ہوں آپ کیلئے بھی اپنے لئے بھی اللہ تعالیٰ مصیبت و بلا غم وہم کو دور فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اپنے دین کی خدمت سے محروم نہ رکھے''۔

خدمت دین سے محرومی کی سینہ میں آگ

خط نمبر 412: 1992ء

''اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرماوے خدمت دین سے مسلسل اور مکمل محرومی میرے سینے میں ایک آگ ہے جس کو میرا رب ہی جانتا ہے کہ کتنا دُکھ دیتی ہے''۔

''۔۔۔تمت۔۔۔''

نوٹ: 1992ء کے بعد کیونکہ پاکستان میں ٹیلی فون کی سہولت عام ہوگئی تھی اس لئے ہمارے درمیان زیادہ تر گفتگو زبانی ہوئی۔ اگرچہ بعض اوقات خطوط بھی تحریر کئے گئے۔ تاہم اس عرصہ کے آپ کے اہم ملفوظات آپ کی سیرت کے حصہ چہارم میں انشاءاللہ بیان کروں گا۔

چوہدری غلام احمد۔